مُسلسل اِشاعت کے 60 سال

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

مؤسس

Email: khatmenubuwwat@ymail.com

شمارہ: ۴ | اپریل 2023ء

جلد: ۲۷ | رمضان المبارک ۱۴۴۴ھ

Email: khatmenubuwwat@ymail.com

رمضان المبارک کا اِنتخاب

یہی لچھن تو خدا حافظ

اعتکاف اور شبِ قدر کے فضائِل

وقاص نتھوکہ
سِکّہ بند قادیانی کی ترقّی

اگر فتنۂ قادیانیت کا مقابلہ نہ کیا گیا تو مُسلم سماج مرتد ہو جائے گا

www.khatm-e-nubuwwat.com, www.lolaak.clickhere2.net, www.laulak.info

ماہنامہ لولاک ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

شمارہ : ۴ جلد : ۲۷

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندرؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ
حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوری شہیدؒ
صاحبزادہ طارق محمودؒ
مولانا محمد اکرم طوفانیؒ

مجلس منتظمہ

مولانا غلام رسول دینپوری	مولانا محمد اسماعیل شجاعبادی
علامہ احمد میاں حمادی	مولانا فقیر اللہ اختر
مولانا مفتی حفیظ الرحمن	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا قاضی احسان احمد	مولانا محمد اسحاق ساقی
مولانا مفتی محمد راشد مدنی	مولانا محمد وسیم اسلم
مولانا محمد حسین ناصر	چوہدری محمد اقبال
مولانا محمد قاسم رحمانی	مولانا عبدالرزاق
مولانا عبدالرشید غازی	مولانا محمد اویس

بانی : مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی : حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی صاحب

زیر سرپرستی : حضرت مولانا سید سلیمان یوسف بنوری صاحب

نگران اعلیٰ : حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نگران : حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر : حضرت مولانا عزیز احمد

حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی

ایڈیٹر : صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

مرتب : مولانا عزیز الرحمن ثانی

کمپوزنگ : یوسف ہارون

ناشر : عزیز احمد مطبع : تشکیل نو پرنٹرز ملتان
مقام اشاعت : جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

رابطہ : عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
حضوری باغ روڈ، ملتان فون : 0333-8827001, 061-4783486

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم

یہی الجھن تو خدا حافظ	مولانا اللہ وسایا	03
وقاص نقو کہ سکہ بند قادیانی کی ترقی	〃 〃	05

مقالات و مضامین

نعت شریف...... مرحبا صل علیٰ (منظوم)	صوفی عبدالمجید ناز	07
سید العرب...... حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ	مولانا محمد قاسم رفیع	08
رمضان المبارک کا انتخاب	مفتی محمد انعام الحق	09
رمضان المبارک میں کی جانے والی دعائیں	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	10
اعتکاف اور شب قدر کے فضائل	مولانا منظور احمد نعمانی رحمۃ اللہ علیہ	11
ریاکاری کی مذمت	مولانا محمد راشد شفیع	13
حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کے چند اقوال	قاضی اطہر مبارک پوری	15
انتخاب لاجواب	حافظ محمد انس	17
مناظرۃ الہند الکبریٰ یعنی ہندوستان کا عظیم مناظرہ (قسط:15)	مولانا رحمت اللہ کیرانوی/مولانا غلام رسول	22

شخصیات

امام حضرت عبداللہ ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ	جناب عبدالرشید اعراقی	27
حضرت مولانا ڈاکٹر شاہد اویس رحمۃ اللہ علیہ لاہور	مولانا عتیق الرحمٰن	30

ردِ قادیانیت

محاسبہ قادیانیت جلد ۲۶ کا دیباچہ	مولانا اللہ وسایا	31
اگر اس فتنہ کا مقابلہ نہ کیا گیا تو مسلم سماج مرتد ہو جائے گا	مولانا قاری سید محمد عثمان منصور پوری	39
قادیانیت اور مرزا غلام احمد قادیانی	الاستاذ عبدالمنعم النمر/مولوی محمد رضوان	44
قادیانیوں سے چند سوالات	مولانا عتیق الرحمٰن	50

متفرقات

تبصرۂ کتب	مولانا اللہ وسایا	52
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	53

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلمۃ الیوم

یہی لچھن تو خدا حافظ

الحمدللہ وکفی وسلام علی سید الرسل وخاتم الانبیاء امابعد!

اس وقت ہمارے ملک عزیز کے حالات روز بروز دگرگوں ہورہے ہیں۔ پوری پاکستانی قوم ڈپریشن کا شکار ہے۔ کچھ نہیں کہا جاسکتا ہے کہ کل کیا ہونے والا ہے۔ حالات بہتری کی بجائے ابتری کی طرف جارہے ہیں اور دور تک اصلاح احوال کی کوئی موہوم سی توقع بھی سامنے نہیں آرہی ہے۔

سابقہ حکمران جناب عمران خان نیازی نے آئی.ایم.ایف کے ساتھ ایسی شرائط پر معاہدہ کرلیا جسے اب مملکت آف پاکستان کے لئے پورا کرنا ضروری ہے۔ ان شرائط سے نہ انکار ہوسکتا ہے نہ دفع الوقتی نہ روگردانی۔ اس معاہدہ کے نتائج کی روشنی میں آئی.ایم.ایف روز بروز نئی شرائط پر شرائط مرتب ومسلط کرتے جارہے ہیں اور ہماری مملکت کے موجودہ حکمران جناب شہباز شریف ان نتائج کے سامنے دست بستہ سر تسلیم خم کئے جارہے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں مہنگائی نے منہ زور گھوڑے کی طرح دوڑ لگا رکھی ہے۔ اشیاء ضرورت کا حصول عوام کے لئے خواب وسراب بنتا جارہا ہے۔ ڈالر اپنی بلند اڑان کی فضاء میں بھی مزید بلندی کی طرف گامزن ہے۔ اس کی تیز رفتاری کو روکنا حکمرانوں کے بس میں نہیں۔ سابقہ حکمران معاہدہ کرچکے ہیں کہ ڈالر کی قیمت مقرر کرنا سٹیٹ بینک پاکستان کے اختیار میں نہیں ہوگا۔ اس کا ریٹ مارکیٹ میں اوپن ہوگا۔ سرمایہ کار جب چاہتے ہیں سرمایہ کاری کرکے ڈالر مارکیٹ سے غائب کرکے مصنوعی قلت پیدا کرکے من مرضی کے ریٹ مقرر کردیتے ہیں۔ سمگلر ڈالر خرید کر افغانستان اسمگلنگ کررہے ہیں۔ یہ وہ خبریں ہیں جو اخبارات میں چھپ چکی ہیں۔ اب کوئی راز نہیں۔

ادھر ہماری سرحد پر چیک پوسٹوں پر تقرری کے لئے ریٹ لگتے ہیں۔ جو چیک پوسٹ پر تعینات ہوجاتے ہیں ان کی ''پانچوں گھی میں، سر کڑاہی میں'' والا معاملہ ہوجاتا ہے۔ ہمارے وفاقی وزیر داخلہ کا بیان اخباری ریکارڈ کا حصہ ہے کہ جناب عمران خان نیازی کو لانے والوں نے ہمیں کہا کہ ملک ٹوٹنے والا ہے اسے بچانا چاہتے ہو تو اقتدار سنبھال لو، ورنہ ملک گیا۔ یہ عیار سہولت کار جو جناب عمران خان کو لائے انہوں

نے اسے نکال باہر کیا۔عمران خان نیازی ان کے لئے شعلہ جوالہ بن گیا۔ اس نے حکم دے کر وزیراعلیٰ پنجاب جناب پرویز الٰہی کو پنجاب اسمبلی اور محمود خان صاحب کو خیبر پختون خواہ اسمبلیاں توڑوادیں۔

یکم/مارچ ۲۰۲۳ءکو از خود نوٹس کے تحت سپریم کورٹ کا فیصلہ آیا ہے کہ اسمبلیاں ٹوٹنے کے ۹۰ دن بعد تک الیکشن کرانا قانون کا تقاضہ ہے۔اسے ہر حال میں پورا کیا جائے۔ ہمارے موجودہ چیف جسٹس آف پاکستان جناب عمر عطاء بندیال کے متعلق بعض جسٹس صاحبان نے کہا کہ بنچ بناتے ہوئے سینئر ججوں کو نظر انداز کیا گیا۔شاید یہ بھی قانون کا تقاضا ہوگا۔اولاً نو ججز پر مشتمل بنچ تھا ان میں سے چار جسٹس صاحبان نے تحریری طور پر بنچ کی ہیئت تشکیل پر سوال اٹھایا۔ان کی علیحدگی کو قبول کرلیا گیا۔لیکن بنچ نیا تشکیل نہ دیا گیا۔ یہ بھی قانون کا تقاضہ اور ملک کے بہترین مفاد میں تھا۔

باقی پانچ جج صاحبان رہ گئے۔ ان میں سے دو اور تین کے تناسب سے فیصلہ سنایا گیا۔کوئی بندۂ خدا پوچھے کہ ہمارے ممبران خود استعفیٰ دیتے ہیں اور پھر ضمنی الیکشن کے لئے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ الیکشن پر مملکت کے کروڑوں اربوں اڑ جاتے ہیں۔کوئی قانون پوچھنے والا نہیں کہ استعفیٰ دیا تو اب دوبارہ کیوں کھڑے ہوئے ہو۔اگر دوبارہ ممبر بننا تھا تو استعفیٰ کیوں دیا تھا۔

ایک امیدوار پچاس حلقوں سے کھڑا ہوجائے جیتنے کے بعد ایک سیٹ رکھے گا باقی چھوڑنا ہوں گی اس لئے کہ قانون کا تقاضہ ہے۔اب ضمنی الیکشن ہوگا اربوں کا ملک کو ٹیکہ لگے گا۔ قانون میں کوئی رکاوٹ نہیں۔اس کا کوئی از خود نوٹس نہیں لیتا۔

جناب نیازی صاحب نے استعفیٰ دیا۔ضمنی الیکشن میں چھ حلقوں سے کامیاب ہوئے۔ بحیثیت ممبر حلف نہیں اٹھایا۔ چھ حلقوں میں الیکشن ہوا۔لیکن قومی اسمبلی ان حلقوں کی نمائندگی سے عاری ہے۔اس کا کوئی از خود نوٹس نہیں لیتا۔اس لئے کہ قانون کا تقاضا یہی ہوگا۔

اب دو اسمبلیوں کے دوبارہ الیکشن ہوں۔تھوڑے عرصہ بعد دوبارہ ملک کا جنرل الیکشن ہوگا۔اس عبوری الیکشن پر اربوں کا خرچہ ہوگا۔اس پر کوئی نہیں سوچتا کہ شاید قانون کا تقاضا ہوگا۔

ہمارے سابق چیف جسٹس آف پاکستان جناب ثاقب نثار قانون کے تقاضہ پر عمل کرتے ہوئے ملک کے بہترین مفاد میں ڈیم بناؤ چندہ مہم پر چل نکلے۔قادیانی جماعت جسے آئین پاکستان غیر مسلم گردانتا ہے سپریم کورٹ کے درجن بھر فیصلے کہتے ہیں کہ قادیانی غیر مسلم ہیں۔ یہ چیف جسٹس صاحب لندن میں قادیانی جماعت سے چندہ لینے گئے۔ قادیانی جماعت نے اپنے لیٹر فارم جس پر احمدیہ مسلم لکھا ہوا تھا، اس پر ایک لاکھ پونڈ کا چیک چسپاں کر کے فریم شدہ جناب چیف جسٹس ثاقب نثار صاحب کو پیش کیا۔ آئین کہتا ہے

کہ قادیانی غیر مسلم، جبکہ چیف جسٹس کے ہاتھ میں فریم کیا گیا لیٹر پیڈ فارم کہتا ہے کہ قادیانی مسلمان۔ قانون کے تقاضہ اور ملک کے بہترین مفاد میں سراپا غیرت کا مظہر بنے قانون کے پاسبان اسے تھامے ہوئے ذرا برابر ضمیر پر بوجھ نہیں محسوس کرتے۔ فرمایئے! کہیں انصاف نام کی کوئی چیز ہے تو اسے دہائی دیتے ہیں کہ ہماری رہنمائی فرمائی جائے۔ نہیں تو کم از کم اس دکان کی ہی نشان دہی کردی جائے جہاں سے غیرت ملتی ہو۔

آج تک فیصلوں کے ذریعہ تحفظ ناموس رسالت کے کیسوں کے ساتھ جو ہوا۔ جناب ثاقب نثار صاحب کے زمانہ میں پولیس کی انکوائری، سیشن جج کا فیصلہ، ہائیکورٹ کے جج صاحبان کا فیصلہ، سپریم کورٹ میں اڑا دیا گیا۔ اس پر ایک سکالر نے کیا اچھا تبصرہ کیا کہ یہ فیصلہ قانون کا نہیں پالیسی کا آئینہ دار ہے۔

پالیسی کہاں بنتی ہے اس پر حالیہ دنوں چین کا ایک بیان اخبارات میں چھپا ہے کہ ایک ترقی یافتہ ملک پاکستان کی معیشت کی بربادی پر تلا ہوا ہے۔ ریٹائر ایک چیف آف آرمی پر جو تبصرے ہو رہے ہیں۔ سپریم کورٹ کے ایک ریٹائرڈ چیف کا ایک واقعہ اوپر آپ نے ملاحظہ کیا۔ اس کے ساتھ متذکرہ ایک ترقی یافتہ ملک اور ہمارے حکمران کے یہی لچھن رہے تو خدا حافظ!

اب صرف دو وقت کا کھانا ملنا تو مشکل ہو رہا ہے، آگے شاید سانس لینا بھی مشکل ہو جائے۔ رہا ملک اور اسلام تو حق تعالیٰ اسے سلامت رکھیں۔ تحفظ ناموس رسالت، تحفظ حرمت قرآن، عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے قوانین کو کیسے محفوظ رکھا جائے گا۔ یہ ہماری تحریر کا محتاج نہیں، غیرت ایمانی کا تقاضہ ہے۔ کاش کہ غیرت ایمانی اور قانونی تقاضے باہم دیگر دست گریباں نہ ہو جائیں۔

وقاص نھوکہ سکہ بند قادیانی کی ترقی

پچھلے دنوں پولیس کے محکمہ سے وقاص الحسن نھوکہ قادیانی کو تبدیل کر کے اینٹی کرپشن میں بھیج دیا گیا۔ ۲۴؍فروری ۲۰۲۳ء کو ہم نے ذیل کا خط درج ذیل حضرات کے نام بھجوایا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بخدمت عالی جناب .... صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مزاج گرامی!

وقاص الحسن نھوکہ معروف جنونی اور متعصب قسم کا سکہ بند قادیانی ہے۔ آئینی طور پر قادیانی غیر مسلم ہیں۔ جب کہ یہ خود کو مسلمان ظاہر کرتا ہے اور قانون پاکستان کی مخالفت کرنا اپنا وطیرہ بنا رکھا ہے۔ سینئر سپریڈنٹ آف پولیس، سپیشل پروٹیکشن یونٹ لاہور کے عہدہ پر فائز ہے۔ اس کو ڈائریکٹر جنرل اینٹی کرپشن

اسٹیبلشمنٹ پنجاب کے سپرد کیا گیا ہے کہ وہ اس کو کسی منصب پر فائز کریں۔ ان حالات میں اس امر کا خدشہ بدیہی طور پر پایا جاتا ہے کہ اسے ترقی دینے کا منصوبہ تو نہیں پنپ رہا۔

ان حالات میں آپ سے استدعا ہے کہ یہ شخص اپنی ملازمت اور عہدہ کی بجائے اپنے قادیانی عقیدہ کا وفادار ہے۔ قادیانیوں کو ترقی دینا، ملازمتیں دلوانا، قادیانیوں کی بھرتیاں کرانے کے لئے ہمیشہ یہ ساعی رہتا ہے۔ جیسا کہ اس کے متعلق شہرہ ہے اس پر نظر رکھی جائے۔ قانون شکن متعصب اور جنونی قادیانی ہونے کے باعث اس کو کسی قسم کی ترقی نہ دی جائے۔ اسلامی مملکت پاکستان کے مفادات کا تقاضہ ہے کہ اس کو قانون کا پابند بنایا جائے۔

میرا فرض بنتا تھا کہ اس کے متعلق جو عام تاثر زبان زد عوام وخواص ہے اس سے آپ کو باخبر کروں۔ حق تعالیٰ ہمارے ملک عزیز کو ترقی وحفاظت سے سرفراز فرمائیں۔

العارض

(مولانا) عزیز الرحمٰن ثانی

سیکرٹری اطلاعات، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

۲۴ر فروری ۲۰۲۳ء

کاپی برائے

بخدمت حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب، صدر پی ڈی ایم اسلام آباد

بخدمت جناب میاں شہباز شریف صاحب، وزیراعظم پاکستان

بخدمت حضرت مولانا مفتی عبدالشکور صاحب، وفاقی وزیر برائے مذہبی امور اسلام آباد

بخدمت جناب بلیغ الرحمٰن صاحب، گورنر پنجاب

بخدمت جناب محسن نقوی صاحب، نگران وزیراعلیٰ پنجاب

بخدمت جناب زاہد اختر زمان صاحب، چیف سیکرٹری پنجاب

بخدمت جناب ڈائریکٹر اینٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ پنجاب

بخدمت جناب حافظ مدثر نواز صاحب، سیکشن آفیسر

ہمارا خدشہ صحیح ثابت ہوا کہ اسے ترقی دے کر ایس. پی سے ڈائریکٹر ایڈیشنل جنرل اینٹی کرپشن بنا دیا گیا ہے۔ یہ سب کچھ موجودہ نگران پنجاب حکومت کی کارستانی ہے جو وفاقی گورنمنٹ کی لے پالک ہے۔ وفاق میں ن لیگ کی حکومت ہے۔ لیگ اور خیر کبھی جمع ہوں ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ حکمرانوں کی یہ قادیانیت نوازی لائق ہزار نفرین ہے۔

نعت شریف ...... مرحبا صل علیٰ

صوفی عبدالمجید ناز

مرحبا صل علیٰ طلعت زیبائے محمد
حبّذا لیل دجیٰ گیسوئے رعنائے محمدؐ

سرورا رشک دہد قامت بالائے محمدؐ
حسن را زیب دہد نرگس شہلائے محمدؐ

خوش زجنت نہ شود خاک نشین طیبہ
روئے از حور کشد والہؑ وشیدائے محمدؐ

حسن یوسف ز تو بندہ بچشم یعقوب
نور خورشید ز ماہ رخ سیمائے محمدؐ

بہرہ اندوز شدہ عیسیٰ و موسیٰ از تو
نوح ناجی شدہ از رحمت والائے محمدؐ

بوئے گل از تو معطر بخزامد بچمن
مشک ساید بجہاں زلف سویدائے محمدؐ

اوج را اوج دہد خاک غبار کویت
ناز را ناز دہد طوق تولائے محمد

(الصدیق ملتان ذیقعدہ ۱۳۷۰ھ)

سیدالعرب ...... حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ

مولانا محمد قاسم رفیع

’’عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم : اُدْعُوْا لِیْ سَیِّدَ الْعَرَبِ فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَسْتَ سَیِّدَ الْعَرَبِ؟ قَالَ : اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَعَلِیٌّ سَیِّدُ الْعَرَبِ...... رَوَاہُ الْحَاکِمُ.‘‘

﴿حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے پاس سردارِ عرب کو بلاؤ۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ عرب کے سردار نہیں؟ فرمایا: میں تمام اولادِ آدم کا سردار ہوں اور علی عرب کے سردار ہیں۔ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔﴾

(اخرجہ الحاکم فی المستدرک،۳/۱۳۴، والہیثمی فی مجمع الزوائد،۹/۱۳۱ وابونعیم فی حلیۃ الاولیاء،۱/۶۳)

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: یَا اَنَسُ اِنْطَلِقْ فَادْعُ لِی سَیِّدَ الْعَرَبِ یَعْنِیْ عَلِیًّا فَقَالَتْ عَائِشَۃُ : اَلَسْتَ سَیِّدَ الْعَرَبِ؟ قَالَ : اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَعَلِیٌّ سَیِّدُ الْعَرَبِ، فَلَمَّا جَاءَ عَلِیٌّ رضی اللہ عنہ اَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِلَی الْاَنْصَارِ فَاَتَوْہُ فَقَالَ لَھُمْ : یَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ! اَلاَ اَدُلُّکُمْ عَلٰی مَا اِنْ تَمَسَّکْتُمْ بِہٖ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَہٗ؟ قَالُوْا : بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! قَالَ : ھٰذَا عَلِیٌّ فَاَحِبُّوْہُ بِحُبِّیْ وَکَرِّمُوْہُ لِکَرَامَتِیْ فَاِنَّ جِبْرَئِیْلَ اَمَرَنِیْ بِالَّذِیْ قُلْتُ لَکُمْ عَنِ اللّٰہِ عزوجل...... رَوَاہُ الطَّبَرَانِیُّ فِیالْمُعْجَمِ الْکَبِیْرِ.

’’امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے انس! میرے پاس عرب کے سردار کو بلاؤ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: کیا آپ عرب کے سردار نہیں؟ فرمایا: میں تمام اولادِ آدم کا سردار ہوں اور علی عرب کے سردار ہیں۔ حضور ﷺ نے کسی کے ذریعے انصار کو بلا بھیجا جب وہ آ گئے تو فرمایا: اے گروہِ انصار! میں تمہیں وہ امر نہ بتاؤں کہ اگر اسے مضبوطی سے تھام لو تو میرے بعد کبھی گمراہ نہ ہو گے۔ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ضرور ارشاد فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ علی ہے تم میری محبت کی بنا پر اس سے محبت کرو اور میری عزت وتکریم کی بنا پر اس کی عزت کرو، جو میں نے تم سے کہا اس کا حکم مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے جبرائیل علیہ السلام نے دیا ہے۔ اس حدیث کو طبرانی نے ’’المعجم الکبیر‘‘ میں روایت کیا ہے۔‘‘ (اخرجہ الطبرانی فی المعجم الکبیر،۳/۸۸، والہیثمی فی مجمع الزوائد،۹/۱۳۲، وابونعیم فی حلیۃ الاولیاء،۱/۶۳)

رمضان المبارک کا انتخاب

مفتی محمد انعام الحق

خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی امت پر روزہ فرض کرنے کے لئے رمضان المبارک کو کیوں منتخب کیا، اس کی اصل حکمت تو اللہ ہی جانتے ہیں، لیکن قرآن وسنت کے پیش نظر کہا جاسکتا ہے کہ اس مبارک مہینے کی بہت ساری ایسی خصوصیات ہیں جو صرف اسی مہینے کے ساتھ خاص ہیں کسی دوسرے مہینے کو وہ خصوصیات حاصل نہیں، مختصر ملاحظہ فرمائیں:

☆...... اس مہینے میں تمام آسمانی کتابیں اور صحائف کا نزول ہوا، خاص طور پر قرآن مجید کا نزول تو خود ہی قرآن نے ہمیں بتایا ہے: شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن. تفسیر مظہری میں ہے کہ رمضان المبارک کی پہلی تاریخ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام پر صحیفے نازل ہوئے، جو تعداد میں دس تھے۔ سات سو سال بعد چھ رمضان کو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توریت کا نزول ہوا۔ پانچ سو سال بعد حضرت داؤد علیہ السلام پر ۱۳؍رمضان کو زبور کا نزول ہوا۔ زبور سے بارہ سو سال بعد ۱۸ رمضان کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل کا نزول ہوا۔ انجیل کے پورے چھ سو سال بعد ۲۴ رمضان کو لوح محفوظ سے دنیاوی آسمان پر پورے قرآن کریم کا نزول ہوا اور اسی ماہ کی اسی تاریخ (۲۴ رمضان) کو خاتم النّبیین حضرت محمد ﷺ پر قرآن کریم کا نزول شروع ہوا۔ (تفسیر مظہری ج ۲، ص ۱۸۱)

☆...... نوافل کا درجہ فرائض کے برابر اور ایک فرض کا درجہ ستر فرائض کے برابر اسی ماہ میں ہو جاتا ہے۔

☆...... رمضان المبارک کے مہینے میں سرکش شیاطین زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروانے بند کر کے جنت کے دروازوں کو کھول دیا جاتا ہے۔

☆...... رمضان المبارک کے مہینے میں اللہ تعالیٰ نے پانچ چیزیں اس امت کو ایسی دی ہیں جو پہلے کسی بھی امت کو نہیں دیں، وہ پانچ چیزیں یہ ہیں: (۱) روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے۔ (۲) افطار کے وقت مچھلیاں ان کے لئے مغفرت کی دعا کرتی ہیں۔ (۳) روزہ داروں کے لئے ہر روز جنت آراستہ کی جاتی ہے۔ (۴) رمضان میں سرکش شیاطین بند کر دیئے جاتے ہیں تاکہ روزہ دار رمضان میں ان برائیوں تک نہ جاسکیں جہاں غیر رمضان میں جاتے ہیں۔ (۵) رمضان کی آخری رات میں روزہ داروں کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ (مسائل روزہ کا انسائیکلوپیڈیا ص ۹۳)

رمضان المبارک میں کی جانے والی دعائیں

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

روزہ رکھنے کی دعا: ’’وَبِصَوْمِ غَدٍ نَوَیْتُ مِنْ شَھْرِ رَمَضَان‘‘

افطاری کے وقت کی دعا: ’’اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ. ‘‘(ابوداؤد حدیث نمبر ۲۳۶)بعض روایات میں اس طرح کے الفاظ آئے ہیں۔’’اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ لَکَ صُمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ‘‘

افطاری کے بعد کی دعا: ’’ذَھَبَ الظَّمَاءُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰہ‘‘

ترجمہ: پیاس زائل ہوگئی، آنتیں تروتازہ ہوگئیں اوران شاءاللہ اجر ثابت ہوگیا۔ (ترمذی شریف حدیث نمبر۳۷۹۱)

رمضان المبارک کا پہلا عشرہ رحمت ہے جس میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی بے حد و بے حساب رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔اس عشرہ میں اللہ پاک سے رحمت کی دعا کرنا چاہئے۔

ماہ رمضان المبارک کا دوسرا عشرہ مغفرت طلب کرنے کا ہے۔خصوصیت سے یہ دعائیں مانگی جائیں: ’’اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَااِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَااسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَایَغْفِرُالذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ‘‘ (بخاری شریف ۶۳۰۶)

’’اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ جِدِّیْ وَھَزْلِیْ وَخَطِیْئَتِیْ وَعَمْدِیْ وَکُلُّ ذَالِکَ عِنْدِیْ‘‘

(مسلم شریف ۷۰۷۶)

لیلۃ القدر کی دعا: ’’اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ‘‘ (ابن ماجہ ۳۸۵۰)

بیماروں سے نجات کے لئے دعا

کرونا وائرس اور دوسری بیماریوں سے بچنے کے لئے درج ذیل دعاؤں کو اپنا معمول بنایئے:

’’لَااِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ. فَاللّٰہِ خَیْرٌ حَافِظاً وَّھُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ.

بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَایَضُرُّ مَعَ اِسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمِ.

اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ لَااِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ‘‘

اعتکاف اور شب قدر کے فضائل

مولانا منظور احمد نعمانیؒ

اعتکاف کے فضائل

رمضان المبارک اور بالخصوص اس کے آخری عشرہ کے اعمال میں سے ایک اعتکاف بھی ہے۔ اعتکاف کی حقیقت یہ ہے کہ ہر طرف سے یکسو اور سب سے منقطع ہو کر بس اللہ سے لو لگا کے اس کے در پہ یعنی کسی مسجد کے کونہ میں پڑ جائے اور سب سے الگ تنہائی میں اس کی عبادت و راسی کے ذکر و فکر میں مشغول رہے، یہ خواص بلکہ اخص الخواص کی عبادت ہے۔ اس عبادت کے لئے بہترین وقت رمضان مبارک اور خاص کر اس کا آخری عشرہ ہی ہو سکتا تھا اس لئے اس کو اس کے لئے منتخب کیا گیا۔

روح کی تربیت و ترقی اور نفسانی قوتوں پر اس کو غالب کرنے کے لئے پورے مہینے رمضان کے روزہ تو تمام افراد امت پر فرض کئے گئے، گویا کہ اپنے باطن میں ملکوتیت کو غالب اور بہیمیت کو مغلوب کرنے کے لئے اتنا مجاہدہ اور نفسانی خواہشات کی اتنی قربانی تو ہر مسلمان کے لئے لازم کر دی گئی ہے کہ وہ اس پورے محترم اور مقدس مہینے میں اللہ کے حکم کی تعمیل اور اس کی عبادت کی نیت سے دن کو نہ کھاوے نہ پیوے، نہ بیوی سے متمتع ہو، اور اس کے ساتھ ہر قسم کے گناہوں بلکہ فضول باتوں سے بھی پرہیز کرے اور یہ پورا مہینہ ان پابندیوں کے ساتھ گزارے۔

پس یہ تو رمضان مبارک میں روحانی تربیت و تزکیہ کا عوامی کورس مقرر کیا گیا، اور اس سے آگے تعلق باللہ میں ترقی اور ملاء اعلیٰ سے خصوصی مناسبت پیدا کرنے کے لئے اعتکاف رکھا گیا۔ اس اعتکاف میں اللہ کا بندہ سب سے کٹ کے اور سب سے ہٹ کے اپنے مالک و مولا کے آستانے پر اور گویا اس کے قدموں میں پڑ جاتا ہے، اس کو یاد کرتا ہے، اسی کے دھیان میں رہتا ہے، اس کی تسبیح و تقدیس کرتا ہے، اس کے حضور میں توبہ و استغفار کرتا ہے، اپنے گناہوں اور قصوروں پر روتا ہے، اور رحیم و کریم مالک سے رحمت و مغفرت مانگتا ہے، اس کی رضا اور اس کا قرب چاہتا ہے، اسی حال میں اس کے دن گزرتے ہیں اور اسی حال میں اس کی راتیں، ظاہر ہے کہ اس سے بڑھ کر کسی بندے کی سعادت اور کیا ہو سکتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ اہتمام سے ہر سال رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف فرماتے تھے۔ بلکہ ایک سال ایک دینی سفر کی وجہ سے رہ گیا تو اگلے سال آپ نے دو عشروں کا اعتکاف فرمایا۔

صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت سے مروی ہے کہ جس سال آپ کا وصال ہوا اس سال کے رمضان میں بھی آپ نے بیس دن کا اعتکاف فرمایا تھا یہ بیس دن کا اعتکاف غالباً اس وجہ سے فرمایا تھا کہ آپ کو یہ اشارہ مل چکا تھا کہ عنقریب آپ کو اس دنیا سے اٹھا لیا جائے گا اس لئے اعتکاف جیسے اعمال کا شغف بڑھ جانا بالکل قدرتی بات تھی۔

شب قدر کے فضائل

حضرت سلمانؓ فارسی کی روایت سے رسول ﷺ کی ایک خطبہ ہے اس کا مفہوم ہے کہ: اس رمضان کے مہینہ میں شب قدر ہوتی ہے، اور شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ شب قدر کی عظمت اور اہمیت کا ذکر قرآن مجید میں بلکہ اس کی ایک پوری سورت میں بھی کیا گیا ہے اور اس طرح کیا گیا ہے کہ گویا اس کی عظمتیں ہمارے بیان بلکہ ہمارے فہم و ادراک کی حدود سے بھی باہر ہیں، یہ بیان فرمانے کے بعد کہ قرآن کو ہم نے شب قدر میں نازل فرمایا انا انزلناہ فی لیلۃ القدر ارشاد فرمایا وما ادراک مالیلۃ القدر تمہیں کیا پتہ لیلۃ القدر کیا ہے۔ پھر فرمایا گیا ہے لیلۃ القدر خیر من الف شھر شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے پھر اس کی برکات اور اس کی روحانی رونقوں کا ذکر اس طرح فرمایا گیا ہے: تنزل الملئکۃ والروح فیھا باذن ربھم من کل امر سلام ھی حتی مطلع الفجر ترجمہ: فرشتے اور روح الامین حضرت جبرئیل اس رات میں اپنے مالک کے حکم سے تمام فیصلے لے کر اترتے ہیں۔ سراسر سلامتی کی رات ہے طلوع صبح صادق تک برکتوں اور روحانی رونقوں کا یہ سلسلہ قائم رہتا ہے۔ لیلۃ القدر کی فضیلت اور اہمیت کے بارے میں قرآن مجید کے اس بیان کے علاوہ احادیث میں بھی حضور ﷺ سے چند حدیثیں مروی ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو شخص شب قدر میں ایمان و احتساب کے ساتھ کھڑا ہو یعنی اس رات میں نوافل پڑھے تو اسکے پہلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (بخاری و مسلم)

لیلۃ القدر کے بارے میں ایک حدیث اور بھی یاد رکھنے کی ہے: حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ حضور ﷺ سے میں نے پوچھا کہ حضرت! اگر مجھے شب قدر کا پتہ چل جاوے تو میں اللہ سے کیا دعا مانگوں؟ آپ نے فرمایا یہ عرض کرو کہ: ''اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا'' اے میرے اللہ! تو بہت معاف کرنے والا ہے، معاف کرنے کو پسند کرتا ہے، پس مجھے بھی معاف فرما دے۔ (احمد ابن ماجہ، ترمذی، مشکوۃ)

(ماہنامہ الفرقان لکھنؤ نومبر ۲۰۰۳ء ص ۲۳، ۲۴)

ریاکاری کی مذمت

مولانا محمد راشد شفیع

انسان کی عبادت اور اعمال کا دارومدار نیت پر ہے، اگر نیت خالص ہے تو اعمال اللہ کے ہاں قبول ہوتے ہیں، اگر نیت میں کھوٹ ہے یا ریاکاری یا نام ونمود مقصود ہے تو ایسے اعمال بجائے قبولیت کے انسان کے لئے موجب وبال بنیں گے، علماء کرام نے لکھا ہے کہ اعمال کی قبولیت کی دو شرائط ہیں، پہلی شرط یہ ہے کہ وہ عمل خالص اللہ کے لئے ہو، دوسری شرط یہ ہے کہ وہ عمل سنت کے مطابق ہو، ان دو شرائط میں سے کوئی بھی ایک شرط نہ پائی گئی تو وہ عمل قبول نہیں ہوگا، اور ریاکاری ایسا مذموم وصف ہے کہ اس کی وجہ سے مسلمان کا بڑے سے بڑا نیک عمل اللہ کے ہاں رائی کے دانے کی حیثیت نہیں رکھتا، اور ریاکاری کے بغیر کیا ہوا چھوٹا عمل بھی اللہ کے ہاں پہاڑ کے برابر کی حیثیت رکھتا ہے، اللہ رب العزت نے ریاکاری کی مذمت مختلف آیات میں بیان فرمائی ہے، چنانچہ ارشاد ہے: ’’پس جو کوئی اپنے رب کی ملاقات کا امیدوار ہو، اسے چاہیے کہ وہ اچھے اعمال کرے اور اپنے رب کی بندگی میں کسی کو شریک نہ ٹھرائے۔‘‘ (سورۃ الکہف: ۱۱۰)

’’جو لوگ اپنا مال لوگوں کے دکھاوے کے لئے خرچ کرتے ہیں اور اللہ تعالی پر اور قیامت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے اور جس کا ہم نشین اور ساتھی شیطان ہو، وہ بدترین ساتھی ہے۔ (النساء) ایک اور مقام پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ’’اے ایمان والو! اپنی خیرات کو احسان جتا کر اور ایذا پہنچا کر برباد نہ کرو! جس طرح وہ شخص جو اپنا مال لوگوں کے دکھاوے کے لئے خرچ کرے اور نہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھے نہ قیامت پر‘‘ (سورۃ البقرہ: ۲۶۴)

ان آیات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ریاکار اپنے عمل سے یہ بات ثابت کرتا ہے کہ اللہ سے اس کو اجر کی توقع نہیں، کیوں کہ جس سے توقع ہوگی اُسی کے لئے عمل کیا جائے گا اور ریاکار کو خالق کے بجائے مخلوق سے اجر کی توقع ہوتی ہے۔ اسی طرح اس کا آخرت پر بھی ایمان نہیں کہ اگر ایمان ہوتا تو ہرگز خالق کو چھوڑ کر مخلوق سے اجر کی توقع نہ رکھتا اور آخرت کی باز پرس سے ڈرتا۔ احادیث مبارکہ میں بھی نبی اکرم ﷺ نے ریاکاری کی سخت مذمت بیان فرمائی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

کیا میں تمہیں اس چیز کی خبر نہ دوں جو میرے نزدیک تمہارے لئے مسیح دجال سے بھی زیادہ خوفناک ہے راوی کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: ہاں کیوں نہیں، فرمایا: شرک خفی ہے کہ آدمی کھڑا نماز پڑھے تو

کسی شخص کو اپنی طرف دیکھتا ہوا دیکھ کر اپنی نماز اور سنوار لے۔ (سنن ابن ماجہ)

دوسری حدیث میں ہے، جب اللہ تعالیٰ تمام اگلوں اور پچھلوں کو قیامت کے روز جس کی آمد میں کوئی شک نہیں جمع کرے گا، تو ایک آواز لگانے والا آواز لگائے گا: جس نے اللہ کے لئے کیے ہوئے کسی عمل میں کسی غیر کو شریک کیا ہو وہ اس کا ثواب بھی اسی غیر اللہ سے طلب کرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ شرک سے تمام شریکوں سے زیادہ بے نیاز ہے (سنن الترمذی) ایک اور مقام پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص شہرت کے لئے کوئی عمل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے عیوب ظاہر کردے گا اور جو دکھاوے کے لئے عمل کرے گا اللہ تعالیٰ اسے رسوا کردے گا۔ (بخاری شریف)

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اخلاص کے ساتھ نیک اعمال کرنے کی توفیق عطا کرے۔

عذاب الٰہی سے بچنے کا قلعہ

حضرت امروٹیؒ کے خلیفہ مولانا حماد اللہؒ فرماتے ہیں کہ حدیث قدسی میں ہے کہ: **لا الہ الا اللہ حصنی من دخلھا امن عذابی** ترجمہ: لا الہ الا اللہ میرا قلعہ ہے جو میرے قلعہ میں داخل ہوگیا وہ میرے عذاب سے بچ گیا، امن میں ہوگیا۔ ڈاکٹر حق نواز اعوان لکھتے ہیں کہ: ''احقر مؤلف نے مذکورہ بالا حدیث قدسی کے روحانی اثرات کے بارے میں علامہ ابن حجر مکیؒ کے حوالے سے پڑھا ہے کہ ایک دفعہ امام رضاؒ نیشاپور تشریف لے گئے وہاں آپ کی زیارت کے لئے دو محدث امام مسلمؒ اور امام زہریؒ زیارت کے لئے حاضر ہوئے۔ عرض کیا کہ حضور! آپ کوئی ایسی حدیث کی سند بیان کیجئے کہ جس کے راوی آپ کے آباؤ اجداد ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ سب بیٹھ جاؤ، قلم دوات لے کر لکھو اس وقت تقریباً بیس ہزار کا مجمع تھا۔ جب آپ نے حدیث مبارکہ کی سند لکھوانا شروع فرمائی۔ امام رضاؒ نے فرمایا کہ میں نے یہ حدیث شریف اپنے والد حضرت امام موسیٰ کاظمؒ سے اور انہوں نے اپنے والد حضرت امام جعفر صادقؒ سے اور انہوں نے اپنے والد حضرت امام محمد باقرؒ سے اور انہوں نے حضرت امام زین العابدینؒ سے اور انہوں نے اپنے والد سیدنا حضرت امام حسینؓ سے اور انہوں نے اپنے والد سیدنا علی کرم اللہ وجہہ سے اور سیدنا علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث مبارکہ حضرت سیدنا محمد ﷺ سے اور حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث مبارکہ حضرت جبرائیل علیہ السلام سے اور جبرائیل علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث مبارکہ اللہ رب العزت سے اس طرح سنی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس شخص نے لا الہ الا اللہ پڑھا وہ ایک قلعے میں داخل ہوگیا اور جہنم کے عذاب سے بچ گیا۔'' (تذکرہ مشائخ سندھ ص ۵۴۵)

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کے چند اقوال

قاضی اطہر مبارک پوری

حضرت ذوالنون مصری متوفی ۲۴۵ھ تیسری صدی کے مشہور اولیائے کبار میں سے ہیں، انہوں نے علمائے سلف سے اپنے دور کے علماء کا موازنہ کرتے ہوئے بیان کیا ہے:

’’کان الرجل من اھل العلم یزداد بعلمه بغضاً للدنیا وترکاً لھا والیوم یزداد الرجل بعلمه للدنیا حباً ولھا طلباً وکان الرجل ینفق ماله علی علمه والیوم یکسب الرجل بعلمه مالاً وکان یری علی صاحب العلم زیارة فی باطنه وظاھره والیوم یری علی کثیر من اھل العلم فساد الباطن والظاھر‘‘ پہلے زمانہ میں عالم شخص دنیا سے نفرت اور ترک دنیا میں بڑھا ہوتا تھا اور آج کا عالم دنیا کی محبت اور اس کی طلب میں بڑھا ہوتا ہے۔ پہلے عالم آدمی علم پر اپنا مال خرچ کرتا تھا اور آج کا عالم اپنے علم سے مال کماتا ہے۔ پہلے عالم کے ظاہر و باطل میں دین و دیانت کی زیادتی نظر آتی تھی اور آج کے بہت سے اہل علم میں ظاہر اور باطن کا فساد نظر آتا ہے۔

یہ تیسری صدی کی بات ہے۔ آج اگر علمائے سلف سے علمائے خلف کا موازنہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ دونوں طبقوں میں بالکل تضاد ہے۔ وہ بزرگان دین و علم اگر آج ہوتے اور ہمارے زمانہ کے عام اہل علم کو دیکھتے تو نہ معلوم ان کے بارے میں کیا رائے قائم کرتے۔

رسول اللہ ﷺ کا اتباع اصل دین ہے، اسی سے خدا تک رسائی ہوسکتی ہے اور محبت خداوندی کے لئے اطاعت رسول ضروری ہے، حضرت ذوالنونؒ فرماتے ہیں:

’’من علامات المحب لله متابعة حبیب الله فی اخلاقه وافعاله وامره وسننه‘‘ اللہ سے محبت رکھنے والے کی پہچان اللہ کے محبوب کی اطاعت آپ کے اخلاق و افعال اور احکام و سنن کی پیروی میں ہے۔

یہ قول ’’ان کنتم تحبون الله فاتبعونی‘‘ کی تفسیر و تشریح ہے جو لوگ اتباع سنت اور پیروی رسول کے بغیر معرفت الٰہی کا دعویٰ کرتے ہیں وہ سراسر جھوٹے ہیں۔ ایسے ہی لوگ شریعت اور طریقت کے الگ الگ خانے بناتے ہیں۔ ان سے دور رہنا چاہئے۔

ایک مرتبہ حضرت ذوالنون سے محبت کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا کہ:

’’ان تحب ما احب اللہ وتبغض ما ابغض اللہ وتفعل الخیر کلہ وترفض کل ما یشغل عن اللہ والّا تخاف فی اللہ لومۃ لائم مع العطف للمؤمنین والغلظۃ علی الکافرین واتباع رسول اللہ ﷺ فی الدین ‘‘جس چیز کو اللہ محبوب رکھتا ہے تم بھی اس کو محبوب رکھو اور جس بات سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے تم بھی اس سے ناراض رہو، نیکی کے تمام کام کرو اور اللہ سے غافل کرنے والی ہر بات کو چھوڑ و اور اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں کسی کی پروانہ کرو، ساتھ ہی مسلمانوں کے ساتھ نرمی اور کافروں کے ساتھ سختی سے پیش آؤ اور دین کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی اتباع کرو۔

یہ بیان گویا پہلے بیان کی مزید تشریح وتوضیح ہے اور اخیر میں سب کا ماحصل یہ بتایا ہے کہ محبت کا تمام تر سرمایہ اتباع رسول ہے اس کے بغیر مشیخت وبزرگری اور ولایت کا ہر دعویٰ باطل ہے۔

اسی طرح ایک مرتبہ حضرت ذوالنون سے صوفی کے بارے میں دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ ’’من اذا نطق ابان نطقہ عن الحقائق وان سکت نطقت عنہ الجوارح بقطع العلائق ‘‘صوفی وہ ہے جو بات کرے تو حقائق کا ظہور ہو اور خاموش رہے تو اس کے اعضاء ارباب دنیا سے بے تعلقی کی گواہی دیں۔

اسلاف کے نزدیک تصوف، اللہ سے تعلق اور مخلوق سے بے تعلقی سے پیدا ہونے والی روحانی کیفیت کا نام ہے اس کے بعد زبان احسان کے حقائق میں یوں کھل جاتی ہے کہ اگر وہ خاموش ہوتی ہے تو جوارح زبان حال سے اس کی گواہی دیتے ہیں۔ (یہ اقوال شیخ ابوعبدالرحمٰن سلمیؒ کی کتاب طبقات الصوفیہ ص ۱۵ تا ۲۶ سے ماخوذ ہیں)

قبول اسلام

☆...... احمد پور سیال چک نمبر ۵/۳، ایل احمد پور سیال میں دو قادیانی افراد محمد اشفاق اور محمد شہباز نے مقامی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جناب سید عبدالرحمٰن شاہ کے روبرو اسلام قبول کرلیا۔ اس محنت میں مہر حامد بڑانہ اور ان کے رفقاء گرامی نے عظیم کردار ادا کیا۔ تمام کارکنان ختم نبوت نے نومسلمین کو مبارک باد پیش کی۔

☆...... میر پور خاص سندھ میں ۱۰/ فروری ۲۰۲۲ جمعۃ المبارک کو ایک ہندو نے مولانا مختار احمد مبلغ ختم نبوت کے پاس گواہان کی موجودگی میں کلمہ پڑھ کر اسلام قبول کرلیا نومسلم کا اسلامی نام محمد ابرہیم رکھا لوگوں نے مبارک باد دی اور مولانا نے استقامت کی دعا کرائی۔

مذکورہ بالا تمام نومسلمین نے اپنے اپنے حلفیہ بیان میں کہا کہ ہم نے بلا جبر واکراہ اور بغیر کسی لالچ کے اسلام قبول کیا ہے۔ آج کے بعد ہمیں مسلمان پکارا اور لکھا جائے۔

انتخاب لاجواب

حافظ محمد انس

حضرت مولانا محمد عبداللہ بھکرؒ اور مولانا ڈاکٹر عبدالحکیم اکبری مدظلہ ۱۹۸۱ء میں تحریک آزادی ہند کے مجاہد، اسیر مالٹا حضرت مولانا عزیز گلؒ سے ملاقات کے لئے تشریف لے گئے۔ اس دوران انہوں نے مولانا عزیز گلؒ سے کچھ سوالات کئے جن کے جوابات مولانا عزیز گلؒ نے بڑی شگفتگی سے عنایت فرمائے۔ ذیل میں ملاحظہ فرمائیں!

وفد نے سوال کیا کہ آپ کے دارالعلوم دیوبند میں داخلہ کی کیا صورت بنی؟

مولانا عزیر گلؒ کا دارالعلوم دیوبند میں داخلہ

مولانا عزیر گلؒ نے فرمایا: دارالعلوم دیوبند کے نام اور اس کی شہرت سے تو ہم پہلے ہی واقف تھے۔ ہمارے گاؤں اور علاقے کے کئی علماء وہاں سے تعلیم مکمل کر چکے تھے اور بعض وہاں زیر تعلیم تھے۔ اس لئے اپنے بزرگوں کے مشورہ سے میں نے مزید تعلیم کے حصول کے لئے دارالعلوم دیوبند جانے کا پروگرام بنایا اور رمضان شریف کے فوراً بعد تنہا سفر پر روانہ ہوا اور دیوبند پہنچا۔ ریلوے اسٹیشن پر اترا تو میں نے ایک بابو سے مسافر خانے کا پوچھا، اس نے جس عمارت کی طرف اشارہ کیا، وہاں جا کر معلوم ہوا کہ یہ تو مال گودام ہے۔ ایک فیملی نظر آئی، میں نے ان سے پوچھا تم کہاں جارہے ہو؟ انہوں نے بتایا کہ ہم پٹھان پورہ جارہے ہیں۔ ان کے استفسار پر میں نے ان کو بتایا کہ میں تو دیوبند جانا چاہتا ہوں، اس پر وہ ہنسے اور یہ بھی بتایا کہ پٹھان پورہ، دیوبند ہی کا ایک محلّہ ہے۔ اس فیملی کی رہبری میں دیوبند اور پھر دارالعلوم پہنچا۔ اس وقت دارالعلوم دیوبند میں داخلے شروع نہیں ہوئے تھے، اس لئے میں دیوبند کے ریلوے اسٹیشن کے قریب آبادی کی مسجد میں رہنے لگا۔ میرا معمول تھا کہ میں روزانہ دارالعلوم جاتا، داخلہ سے متعلق معلومات حاصل کرتا اور پھر اپنی اقامت گاہ پر آجاتا تھا۔

قدیم وجدید طلبہ کی آمد کا عمل بھی جاری تھا۔ ایک دن معلوم ہوا کہ کل داخلہ کے شیڈول کا اعلان ہوگا۔ دارالعلوم دیوبند میں طریقۂ کار یہ تھا کہ جدید طلبہ کے داخلے کے لئے سب سے پہلے طالب علم کے داخلہ کا امتحان برکت کے لئے حضرت شیخ الہندؒ کے حوالہ کیا جاتا تھا۔ میرے دل میں یہ خیال ہوا کہ میرا ہی نمبر پہلے

آئے، اللہ کا کرنا یہ ہوا کہ دارالعلوم کی انتظامیہ نے سب سے پہلے مجھے ہی امتحان کے لئے حضرت شیخ الہندؒ کے پاس جانے کا حکم دیا، چوں کہ میں نے اس سے قبل اپنے علاقہ میں کافیہ اور کنز الدقائق تک پڑھا تھا، اس لئے انہوں نے میرا امتحان ان دو کتب میں لیا۔ پہلے عبارت پڑھائی، پھر ٹوٹی پھوٹی اردو میں ترجمہ سنایا۔ انہوں نے چند سوالات کئے جن کے اپنی سمجھ کے مطابق جوابات دیئے۔ حضرت شیخ الہندؒ بہت خوش ہوئے اور مجھے داخلہ کا اہل قرار دیا۔ اس مختصر سی ملاقات میں انہوں نے مجھ سے میرے نام اور وطن سے متعلق بھی پوچھا، میرے دل میں حضرت شیخ الہندؒ کی عظمت پہلے بھی تھی، اس گفتگو سے ان کے نرم رویہ اور خوش گفتاری سے اور زیادہ متاثر ہوا اور میرے دل میں عظمت کے ساتھ ساتھ ان سے عقیدت ومحبت بھی پیدا ہوئی۔ دارالعلوم میں مجھے داخلہ تو مل گیا مگر اس درجہ کے طلباء کو امدادی داخلہ نہیں ملتا تھا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ طالب علم اسباق میں شریک ہوسکتا ہے۔ مگر اس درجہ کے طلباء کو رہائش گاہوں اور وسائل کی کمی کی وجہ سے نہ رہائش فراہم کی جاتی تھی اور نہ ہی دارالعلوم کے مطبخ سے کھانا ملتا تھا۔ میرا داخلہ بھی صرف اسباق میں شرکت تک محدود تھا۔

اس سوال کے جواب میں کہ آپ نے رہائش کہاں رکھی اور کھانے کا کیا اہتمام کیا؟ فرمانے لگے کہ میرے علاقے کے قدیم طلباء نے بتایا کہ فلاں محلّہ کی مسجد کا امام ایک ولایتی (اس وقت وہاں پٹھانوں کو ولایتی کہا جاتا تھا) طالب علم ہے، اس کے پاس مسجد کے حجرہ میں تمہارے قیام کی گنجائش ہوسکتی ہے اور محلّہ کے گھروں سے ملنے والے کھانے سے کھانا بھی فراہم ہوگا۔ میں اس ولایتی طالب علم سے ملا اور اس سے مسجد کے حجرے میں رہائش اور کھانے کی فراہمی کا تذکرہ کیا تو وہ راضی ہوگیا اور اس نے مجھے اپنے ساتھ حجرے میں رہنے کی اجازت دی، جب کہ محلّہ کے گھروں سے آنے والے کھانے میں مجھے بھی شریک کیا جاتا۔ اسباق کے لئے دارالعلوم جاتا اور پھر اسی مسجد میں آجاتا تھا۔

وفد نے مولانا عزیز گلؒ سے سوال کیا کہ: داخلہ کے امتحان کے وقت کے علاوہ بھی کبھی حضرت شیخ الہندؒ سے بات کرنے کا موقع ملا؟

اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ ایک دفعہ صوبہ سرحد کے معروف بزرگ اور جدوجہد آزادی کا ایک بڑا نام حضرت ہڈے ملاّ صاحبؒ کی طرف سے علماء کرام کا ایک وفد دارالعلوم دیوبند آیا۔ علاقے کے طلباء کے باہمی مشورہ سے یہ ذمہ داری مجھے سونپی کہ میں حضرت شیخ الہندؒ سے ان کی ملاقات کے لئے وقت کی درخواست کروں۔ میں حضرتؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اردو میں ان کے سامنے حضرت ہڈے ملاّ صاحب کی طرف سے علماء کرام پر مشتمل وفد کے آنے اور ملاقات کی خواہش کا اظہار کیا، اس کے جواب میں حضرتؒ نے فرمایا کہ: تم مغرب کے بعد علماء کے اس وفد کو میرے مہمان خانہ میں لے آؤ۔ مغرب کا کھانا وہ

میرے ساتھ ہی کھائیں گے اور تو بھی ساتھ آ جائیو۔ مولانا عزیر گلؒ نے فرمایا کہ میں نے جواباً کہا کہ: آپ کہیں نہ کہیں میں نے تو آنا ہی ہے، اس پر حضرتؒ مسکرائے (پٹھانوں کے لہجہ میں اردو اور وہ بھی بغیر تمہید اور تصنع کے ان سادہ الفاظ سے جہاں بے ساختگی و بے تکلفی جھلکتی ہے وہاں گہری عقیدت وخلوص کا پتہ بھی چلتا ہے) علماء کرام کا وفد تو بروقت حضرت شیخ الہندؒ کے مہمان خانہ میں پہنچ گیا۔ مگر عزیر گل ان میں نہیں تھا، وجہ انہوں نے از خود بیان کی، فرمایا کہ اپنے لاابالی پن کی وجہ سے حاضر نہ ہوسکا اور نہ ہی ان کے ساتھ کھانے میں شریک ہوسکا۔ دوسرے دن جب حضرت شیخ الہندؒ سے سامنا ہوا تو فرمایا: عزیر! مہمانوں کا کیا ہوا، میں نے بتایا کہ دوسرے دن ان کو رخصت کردیا گیا تھا، فرمانے لگے تم تو ان علماء کے ساتھ نہیں آئے تھے۔ میں نے عذر پیش کیا کہ مجھے ایک ضروری کام پڑ گیا تھا جس کی وجہ سے بروقت نہ پہنچ سکا تھا۔

وفد نے سوال کیا کہ حضرت شیخ الہندؒ سے آپ کے قریبی تعلق اور ان کا آپ پر اعتماد کی وجہ کیا بنی؟

آپ نے فرمایا کہ: میں نے معمول بنالیا تھا کہ میں روزانہ اسباق شروع ہونے سے قبل دارالعلوم جاتا اور مین گیٹ میں کھڑے ہوکر حضرت شیخ الہندؒ کے تشریف لانے کا انتظار کرتا تھا۔ جب حضرتؒ تشریف لاتے تو ان کے ہاتھ میں دو تین کتابیں یا کبھی کوئی تھیلا وغیرہ ہوتا، میں آگے بڑھ کر وہ کتب اور سامان ان سے لیتا اور ان کے پیچھے پیچھے خاموشی سے چلتا، جب وہ اپنی درس گاہ میں تشریف رکھتے تو وہ کتب اور سامان ان کے حوالے کرتا اور پھر اپنے اسباق میں مشغول ہوجاتا تھا۔

اسی طرح کئی مہینے گزر گئے مگر نہ تو میں نے کبھی ان سے بات کرنے کی جرأت کی اور نہ حضرت نے کبھی کوئی بات چلائی۔ سلام وجواب سے بات آگے نہ بڑھتی تھی۔ ایک دن محلّہ کی مسجد کا پیش امام (ولایتی طالب علم) موجود نہیں تھا، ادھر جماعت کا وقت ہوا محلّہ کے لوگوں نے مجھے امامت کرانے کو کہا جب کہ میں نے اس سے قبل کبھی جماعت نہیں کرائی تھی۔ مرتا کیا نہ کرتا میں نے جماعت کرادی، مجھے معلوم نہیں ہوا کہ مجھ سے کیا کوتاہی ہوئی کہ سلام پھیرتے ہی بعض نمازیوں نے غلطی کی نشاندہی کردی، طے یہ ہوا کہ نماز کا اعادہ کیا جائے۔ میں نے ابھی دوبارہ جماعت شروع نہیں کرائی تھی کہ ایک بوڑھے شخص نے شور مچانا شروع کردیا کہ جب تمہیں جماعت کرانی نہیں آتی تھی تو کیوں کرائی؟ اور یہ کہ تم جاہل ہو، امامت کے مصلے پر کھڑے ہونے کے قابل نہیں ہو، محلّہ کی روٹیاں کھاتے ہو اور جماعت تک نہیں کراسکتے۔ حضرت (مولانا عزیر گلؒ) نے فرمایا کہ میں نے نرمی سے اسے سمجھایا مگر وہ مسلسل بلند آواز میں بولے جارہا تھا۔ مجھ سے نہ رہا گیا اور ہاتھ کا پنکھا اٹھا کر اس کو دے مارا، اس پر تو وہ اور زیادہ شور کرنے لگا اور کہنے لگا کہ میں یہاں مسجد کے حجرہ میں نہیں رہنے دوں گا اور یہ کہ میں دارالعلوم جاکر مولوی محمود حسن سے تمہاری شکایت کروں گا۔

مولانا عزیر گلؒ فرمانے لگے کہ جماعت تو میں نے دوبارہ کرادی مگر یہ فکر دامن گیر ہوئی کہ اگر اس نے یہاں سے نکال دیا تو ٹھکانہ کہاں رکھوں گا؟ اور اگر اس نے جا کر دارالعلوم میں شکایت کردی تو ہوسکتا ہے کہ وہ داخلہ ہی منسوخ کردیں، فرمانے لگے کہ اگلے دن میں حسب معمول حضرت شیخ الہندؒ کے انتظار میں مین گیٹ میں کھڑا تھا کہ حضرت شیخ الہندؒ تشریف لاتے دکھائی دیئے جب ان کی نظر میرے اوپر پڑی تو مسکرانے لگے، مجھے خدشہ ہوا کہ معمول سے ہٹ کر حضرتؒ کا میری طرف متوجہ ہونا اور مسکرانا کسی خطرہ ہی کا پیش خیمہ ہے۔ حضرتؒ جب قریب تشریف لائے تو پوچھا کہ وہ ولایتی طالب علم تم ہو جس نے کل فلاں محلّہ کی مسجد میں ایک شخص کو مارا تھا، میں نے فوراً اپنی غلطی کا اعتراف کیا اور میری حالت اس وقت یہ تھی کہ میں شرم سے پسینہ پسینہ ہو رہا تھا، حضرتؒ نے فرمایا کہ نہیں غلطی نہ کہو تم نے بہت اچھا کام کیا ہے، یہ شخص اس محلّہ کا نمبردار ہے، مشہور مقدمہ باز ہے اور اس کا سارا دن کچہری میں گزرتا ہے۔

مولانا عزیر گل صاحبؒ فرمانے لگے کہ میں نے کہا حضرت! میں نے اچھا کیا ہے یا برا، یہ علیحدہ بات ہے، میرا تو اب وہاں رہنا مشکل ہوگیا ہے، میرا اور کہیں کوئی ٹھکانہ بھی نہیں ہے، اب میں کہاں رہائش رکھوں گا، اس پر حضرت شیخ الہندؒ نے تسلی دیتے ہوئے فرمایا اس کی فکر نہ کرو۔ اپنا سامان اور کتابیں وہاں سے اٹھا کر میرے مہمان خانے میں آجاؤ اور یہیں رہو۔ میں نے کہا کہ حضرت میری ایک شرط ہوگی، فرمایا بتاؤ، میں نے عرض کیا کہ مجھے کھانا وقت پر ملنا چاہئے اور دوسرا یہ کہ میں کھانا کھانے کے لئے کسی کا انتظار نہیں کروں گا، اس پر مسکرا کر فرمایا کہ تمہاری شرط منظور ہے اور یوں میں اپنا سامان اور کتابیں وہاں سے اٹھا کر حضرت کے مکان کے متصل ان کے مہمان خانے میں رہنے لگا۔ یہی میری بے تکلفی، بے ساختگی حضرتؒ کو پسند آئی اور یہ چیزیں میرے لئے ان کے ہاں قرب اور اعتماد کی وجہ بنیں۔

حضرت مولانا عزیر گلؒ کا بیان جاری تھا اور ہم (وفد) ہمہ تن گوش تھے، فرمایا میں حضرتؒ اور ان کے مہمانوں کی خدمت کرتا تھا۔ عصر کی جماعت کے بعد دارالعلوم کے اساتذہ کرام حضرت سے ملاقات کے لئے تشریف لاتے تھے اور مغرب تک یہ مجلس رہتی تھی۔ میں بھی وہاں ایک خادم کی حیثیت سے موجود ہوتا تھا، حضرتؒ کے سر میں تیل لگاتا اور ان کے پاؤں دباتا اور درمیان میں کوئی نہ کوئی سوال کرنے کی گستاخی بھی کرتا رہتا تھا۔ میرے سوالات اگرچہ اکثر بے تکے اور بے محل ہوتے تھے۔ مگر حضرتؒ بہت ہی شفقت سے جواب دیتے تھے۔ مجھے کبھی محسوس نہ ہوا کہ حضرت صاحبؒ نے میرے سوالات پر کبھی ناگواری یا خفگی کا اظہار کیا ہو۔ ایک دن ایک استاد نے مجھے ٹوکا اور علیحدگی میں میری خوب سرزنش کی اور فرمایا کہ یہ تم بے ادبی اور گستاخی کا ارتکاب کرتے ہو، یہ بے ادبی تمہیں جہنم میں لے جائے گی، تمہارے لئے یہ قطعاً مناسب نہیں ہے کہ اتنے

بڑے بڑے اساتذہ کرام کے سامنے لب کشائی کی جرأت کرو۔ استاد کی اس سرزنش کی وجہ سے میں چند دن نہیں بولا، ایک دن تمام اساتذہ کرام کی موجودگی میں حضرت شیخ الہندؒ نے پوچھ ہی لیا کہ عزیرگل! کیا بات ہے کئی دن سے خاموش ہو، کوئی پریشانی ہے؟ پہلے تو تم بولتے رہتے تھے، چند دن سے دیکھ رہا ہوں کہ تم خاموش خاموش سے رہتے ہو، نہ کچھ پوچھتے ہو اور نہ ہی کوئی گفتگو کرتے ہو، وجہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ حضرت! آپ کی خدمت میں حاضر ہونے سے اگر میری حالت پہلی سے اچھی نہ ہو تو کم از کم پہلی جیسے تو رہے، مجھے اپنے ایک استاد نے آپ کی اور دیگر اساتذہ کی موجودگی میں بے تکے سوالات کرنے اور لب کشائی سے روکا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ یہ تم بے ادبی اور گستاخی کرتے ہو اور تم جہنم میں جاؤ گے۔ مولانا عزیرگل صاحبؒ نے فرمایا کہ اس وقت بھی وہ استاد صاحب اس مجلس میں تشریف فرما تھے، اس پر شیخ الہندؒ نے فرمایا ’’ارے کچھ نہیں ہوتا، تمہیں کھلی اجازت ہے جو سوال کرنا چاہو تم پر کوئی روک ٹوک نہیں اور یہ قطعاً بے ادبی اور گستاخی نہیں ہے بلکہ بعض دفعہ تمہاری باتوں سے محفل زعفران زار بن جاتی ہے اور طبیعت خوش ہو جاتی ہے۔‘‘ (کوہ گراں ص ۶۹-۷۵ جناب فاروق قریشی)

مولانا سعید الرحمٰن بہاولپوری

مولانا سعید الرحمٰن جالندھر سے مہاجر تھے۔ آپ کے والد محترم الحاج محمد ذکر اللہؒ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے رکن اور مجلس بہاول پور کے ایک عرصہ تک امیر رہے۔ مولانا سعید الرحمٰن نے ابتدائی تعلیم بہاول پور کے مشہور ادارہ جامعہ عباسیہ سے حاصل کی۔ جب کہ دورہ حدیث شریف اور عالیہ کے اسباق جامعہ خیر المدارس ملتان میں پڑھے۔ فراغت کے بعد شیخ التفسیر حضرت علامہ سید شمس الحق افغانیؒ کی خدمت میں مزید دو سال گزارے۔ حضرت والا کی صحبت نے آپ کو کندن بنا دیا۔ آپ پچیس سال تک دارالعلوم مدنیہ بہاول پور میں مفت تدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے اور تقریباً اتنا عرصہ جامعہ ہاشمیہ للبنات ماڈل ٹاؤن بی بہاول پور میں شعبہ بنات کو احادیث نبویہ کی تعلیم دیتے رہے۔ آپ جامع مسجد الصادق بہاول پور کے صف اول اور تکبیر اولیٰ کے نمازی اور صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور اس کے رہنماؤں اور مبلغین کے ساتھ محبت فرماتے تھے۔ راقم ۱۹۸۰ سے ۱۹۹۰ء تک بہاول پور میں رہا۔ مجلس کے پروگراموں میں شرکت فرماتے۔ ۱۸؍رجب المرجب ۱۴۴۴ھ مطابق ۹؍فروری ۲۰۲۳ء کو انتقال فرمایا۔ آپ کی نماز جنازہ کی امامت آپ کے دیرینہ رفیق شیخ الحدیث مولانا مفتی عطاء الرحمٰن مہتمم دارالعلوم مدنیہ نے کی اور آپ کو چک نمبر ۱۳ بی سی بہاول پور میں والدین کے ساتھ دفن کیا گیا۔ (مولانا اسماعیل شجاع آبادی)

مناظرۃ الہند الکبریٰ یعنی ہندوستان کا عظیم مناظرہ

قسط نمبر 15 ...... متکلم اسلام مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ ...... ترجمہ: مولانا غلام رسول دین پوری

ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ: اگر ''کلیمنس'' نے ''مشاہدات'' کے دو فقرے لکھ دیئے ہیں تو اس سے صرف اتنا ہی معلوم ہوتا ہے کہ دوسری صدی کے آخر میں ''کلیمنس'' نے مشاہدات کی کتاب کو ''یوحنا'' کی تصنیف جانا ہے۔ لیکن اس کے زمانے سے پہلے اس کی سند نہیں ہے۔ اس کے علاوہ پوری کتاب کے لئے صرف دو فقروں سے ساری کتاب کا تواتر لفظی ثابت نہیں ہوسکتا۔ (تو دیکھئے! اس جگہ کتاب ''مشاہدات'' کے متعلق سندِ متصل نہ ہونے کا اقرار ہے اور ظاہر ہے کہ جب سندِ متصل نہ ہو، اور عیسائی مذہب کے سینکڑوں محقق اس کا انکار کرتے ہوں تو بھلا کس طرح ''یوحنا'' کی قطعی تصنیف کہیں؟) اور رہے ''ٹرٹولین'' وغیرہ! تو اس کے بھی بعد گزرے ہیں۔ اور ''کیس برسٹر روم'' نے تو اس کو ''سرن تھس'' ملحد کا کلام کہا ہے۔ اور اسی طرح ''ڈیونیسیشن'' نے بھی اس بات کی تصریح کی ہے کہ ہم سے پیشتر بعضوں نے اس کو ''سرن تھس'' ملحد کا کلام کہا ہے۔

پادری فرنچ نے کہا کہ: ہم ''کیس'' کو اتنا بڑا معتبر نہیں جانتے، اور ''ڈیونیسیشن'' نے ان بعضوں کا نام ہی نہیں لیا۔ لہٰذا ایک دو آدمیوں کی مخالفت سے کیا ہوتا ہے؟

ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ: ہم ایک دو آدمیوں کا ذکر نہیں کرتے بلکہ سینکڑوں منکرین آدمیوں کا نام بتلا سکتے ہیں مثلاً: ''یوسی بیس''، اور ''سرل''، اور اس وقت کے ''یروشلم'' کی ساری ''کلیسا'' وغیرہ، اور ''لوڈیسا'' کی کونسل نے بھی اس کتاب کو رد کیا ہے، اور ''جیروم'' کے عہد میں بھی بعض ''کلیسا'' اس کو نہیں مانتے تھے۔ اس پر آپ کیا کہیں گے؟

پادری فنڈر نے (اس پر) کہا کہ: یہ کلام مبحث سے ہی خارج ہے (لو جی! نہ رہے بانس نہ بجے بانسری!) اور شیخ کیرانویؒ فاضل مناظر کی طرف متوجہ ہو کر کہا: اب ہماری بحث اور گفتگو اس انجیل کے بارے میں ہے جو محمد (ﷺ) کے زمانے میں موجود تھی۔

شیخ رحمت اللہؒ فاضل مناظر نے کہا کہ: ہم نے اپنا مذہب بتلا اور ظاہر کر دیا ہے، اگر آپ جانتے ہیں کہ یہ مذہب، اسلام کا نہیں، تو اس کی سند اور دلیل بتلایئے! نہیں تو پھر مان لیجئے! اور ہم اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ خدا کا کلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اترا تھا، لیکن ہم اس بات کے منکر ہیں کہ اسی کلام ہی کا

مجموعہ عہدِ جدید کا ہے، اور اس میں کچھ تغیر و تبدّل نہیں ہوا، اور رہا حواریوں کا کلام؟ وہ ہمارے نزدیک انجیل نہیں، بلکہ انجیل صرف اسی قدر ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ اور کسی روایت میں بھی اس کا ذکر نہیں آیا اس لئے ہم اس بات کی تعیین نہیں کر سکتے کہ مسیح کی وہ باتیں کون سی کتاب میں لکھی ہوئی ہیں؟ اور جو کچھ ان چار کتابوں میں منقول ہوا ہے ان کا رتبہ احادیث کا سا رتبہ ہے، اور اہلِ اسلام کے پہلے طبقہ والوں میں سے کوئی معتمد روایت اس باب میں منقول نہیں ہے، اور اس کے اسباب میں سے ایک سبب یہ بھی ہے کہ اس زمانے میں ''پوپ'' کا تسلط پورے طور پر ہو گیا تھا۔ اور اس فرقے کے لوگوں میں اصل انجیل کے پڑھنے کی عام اجازت نہیں ہوتی ہے، اس وجہ سے اس کے نسخے مسلمانوں کے دیکھنے میں کم آئے۔ اور غالباً عرب کے اطراف میں اسی قسم کے عیسائی یا ''فرقۂ نسطوریہ'' کے لوگ بہت تھے۔

پادریوں کا برہم ہونا

پادری فرنچ نے اس پر برہم ہوتے ہوئے تیز لہجے میں کہا کہ: تم نے ہماری انجیل پر بہت بڑا عیب لگایا، پوپ صاحب نے اس میں کسی قسم کی کوئی خرابی نہیں کی۔

پادری فنڈر (کو بھی اس پر بھڑکاوا آیا تو اس) نے حضرت عثمانؓ کے قرآن شریف کے بعض نسخوں کے جلا دینے کا ابھی قصہ شروع کرنے لگا ہی تھا کہ۔

شیخ رحمت اللہؒ فاضل مناظر نے (اس کو پابند کرنے کے لئے فوراً) فرمایا کہ یہ کلام ہماری مبحث سے خارج ہے۔ لیکن چونکہ آپ نے اس کا تذکرہ چھیڑا اور شروع کیا ہے تو پھر سنیئے اور اس کا جواب لیجئے!۔

پادری فنڈر نے کہا: آپ نے چونکہ انجیل پر یہ اعتراض کیا تو اس لئے میں نے یہ تعریض کی ہے، لہٰذا اب اصل مطلب کی طرف رجوع کیجئے!

(چونکہ اصل مطلب یہی تھا کہ پادری صاحب انجیل کے سوال کے بعد ہمیں تین باتیں سمجھا دیں! جیسا کہ پہلے جلسہ کے اختتام پر طے ہو چکا تھا، اس لئے۔)

شیخ رحمت اللہؒ نے فرمایا کہ: ہمارا کلام شروع سے اور کل کے اقرار کے موافق ساری ''بائبل'' پر ہے نہ کہ صرف انجیل پر، اس لئے ہم اس مجموعہ (ساری بائبل ''عہدِ عتیق و عہدِ جدید'') کی بعض کتابوں کی سندِ متصل مانگتے ہیں۔

پادری صاحب نے کہا کہ: انجیل پر کلام کیجئے!

شیخ رحمت اللہ کیرانویؒ فاضل مناظر نے فرمایا کہ: جب ہمارا کلام بائبل کے مجموعہ پر ہے۔ تو انجیل کی تخصیص بے جا ہے۔

علمی بحث کی بجائے تضیع اوقات

پادری فنڈر اس پر خاموش رہے اور ذہنی انتشار کی وجہ سے کچھ دیر پرسکون رہنا چاہتے تھے اس لئے کچھ جواب نہ دیا۔ (بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے گھر کا حال جانتے تھے، اس لئے انہوں نے سندِ متصل پر کلام کرنا مناسب نہ سمجھا، اور خاموش رہنے میں عافیت سمجھی۔ مترجم) پھر غلطی اور تحریف پر بحث ہونے لگی اور پادری فرنچ کو آگے کر دیا۔ پادری فرنچ صاحب نے (اتنے میں) واعظانہ رنگ کا ایک طویل طومار (جو لکھ کر اپنے ساتھ لائے تھے) پڑھنا شروع کیا جس کا ماحصل اور خلاصہ یہ ہے کہ: ہمارے علماء نے تیس یا چالیس ہزار جگہ پر عبارتوں کا اختلاف نکالا ہے، لیکن وہ اختلاف سب کا سب صرف ایک ہی نسخہ میں نہیں بلکہ بہت سے نسخوں میں تھا، اگر ہم حساب کر کے الگ الگ بتلائیں تو فی نسخہ کے اعتبار سے چار سو یا پانچ سو بنتا ہے۔ گو بعض غلطیاں اہلِ بدعت کے تصرّف سے واقع ہوگئیں ہوں (اہلِ بدعت کی تخصیص لغو ہے بلکہ ان کی طرح پکے دیندار مسیحی حضرات بھی ایسا کیا کرتے تھے۔ مترجم) جیسا کہ ''ڈاکٹر گریسباخ'' نے ''متی'' کی انجیل میں تین سوستر (۳۷۰) سہو آیتوں اور لفظوں میں نکالے ہیں جن میں سترہ (۱۷) تو بہت بھاری اور سنگین قسم کے ہیں، اور بتیس (۳۲) بھی بھاری قسم کے تو ہیں مگر اول کی نسبت کچھ خفیف ہیں، اور باقی سب کے سب خفیف ہیں۔ اور ہمارے علماء نے اکثر جگہ ان غلطیوں کو صحیح قرار دیا ہے۔ کیونکہ قرینِ عقل ہے کہ جس کتاب کے بہت سے نسخے ہوں اس کی تصحیح ممکن ہے لیکن جس کتاب کا صرف ایک ہی نسخہ پایا جاتا ہو تو اس کا صحیح کرنا یقیناً دشوار ہوتا ہے جیسے نسخہ ''ٹرلس'' اور نسخہ ''پیٹرکیولس''، کہ ان دونوں میں سے ایک کے بیس ہزار نسخے ہیں اور اس کو ہمارے علماء نے صحیح کہا ہے۔ اور دوسرے کا صرف ایک ہی نسخہ پایا جاتا ہے تو اس کی تصحیح کو مشکل امر گردانا ہے۔ لہٰذا نتیجہ یہ نکلا کہ جس انجیل کے بہت سے نسخے موجود ہوں تو اس کی تصحیح ناممکن نہیں۔

تصحیح کے قوانین

اب ہم تصحیح کے قواعد و قوانین میں سے چند قوانین بیان کرتے ہیں: (۱) جب دو عبارتیں مختلف قسم کی پائی جاتیں، ایک مشکل ہوتی اور دوسری فصیح و آسان، تو علماءِ مذکور ان دونوں عبارتوں میں سے مشکل کو پسند کرتے تھے کیونکہ احتیاط اور عقل و قیاس کا مقتضیٰ یہ ہے کہ شاید آسان عبارت کسی کی بنائی ہوئی ہوگی۔ (۲) جب دو عبارتیں ایسی پائی جاتیں کہ ایک باقاعدہ اور دوسری بے قاعدہ، تو ان دونوں میں سے باقاعدہ عبارت کو واجب التسلیم جانتے تھے، کیونکہ باقاعدہ عبارت میں اس بات کا احتمال ہوتا ہے کہ کسی قاعدہ دان نے اسے بنا سنوار کے لکھ دیا ہو، اور علماء موصوف نے ان غلطیوں کو نکال کر یہ لکھا ہے کہ ان غلطیوں کے سوا اور

کوئی غلطی نہیں ہے، اور اتنی غلطیوں سے مقصودِ اصلی میں کچھ نقصان نہیں ہوتا۔ جیسا کہ ''ڈاکٹر کنی کاٹ'' کہتا ہے کہ: ''اگر بالفرض یہ ساری محرّف عبارتیں نکال ڈالی جائیں تو دینِ عیسوی کے کسی عمدہ مسئلے میں نقصان لازم نہیں آتا، اور اگر ساری بنائی ہوئی عبارتیں داخل کر دی جائیں تو دین کے کسی معتبر مسئلہ میں کچھ زیادتی نہ ہو جائے''۔ پادری فرنچ کی اس تقریر پر ''ڈاکٹر وزیر خان'' جواب دینے کے لئے مستعد ہوئے (چونکہ اغیار کی مجلس تھی، اور سب ان کے ہم مذہب حاکم لوگ تھے، اس لئے ان کی ایسی سینہ زوری اور کجروی پر صبر سے کام لیا۔ مترجم) لیکن ''پادری فنڈر'' نے لطائف الحیل سے ٹال دیا، اور جتنی مرتبہ ڈاکٹر صاحب اس کی تقریر کا جواب دینے پر آمادہ اور تیار ہوئے تو ''پادری فنڈر'' نے نہیں نہیں کر کے ٹال دیا (کہ تقریر کرنے دو، خلل نہ ڈالو) اور منع کر دیا۔

ڈاکٹر محمد وزیر خان نے اس پر رنجیدگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ: کیا میں مباحثے کا شریک نہیں ہوں؟ تب بھی ''پادری فنڈر'' باز نہ آئے اور شیخ رحمت اللہ کی طرف متوجہ ہو کر حسبِ سابق ٹالنا چاہا۔

مفتی ریاض الدین نے اس پر فرمایا کہ: پہلے تو تحریف کا معنی بیان کیا جائے، اس کے بعد اس کے متعلق گفتگو کی جائے تاکہ حاضرین پر پوری حقیقتِ حال منکشف ہو جائے۔

پادری صاحب اس کے متعلق کچھ کہنے لگے لیکن۔

مفتی صاحب نے فرمایا: جو حضرات تحریف کے مدعی ہیں انہیں بیان کرنا چاہئے؟

شیخ رحمت اللہؒ فاضل مناظر نے ''پادری صاحب'' کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ: ہمارے نزدیک تحریف کے معنی تغیر کے ہیں، چاہے کچھ بڑھانے کے سبب سے واقع ہوا ہو، چاہے کچھ گھٹانے کے باعث۔ اور چاہے بعض الفاظ کے بعض کے ساتھ بدل جانے کی وجہ سے تغیر واقع ہوا ہو، بہر حال وہ تحریف ہے۔ پھر آگے عام ہے کہ وہ تحریف وتغیر خواہ خباثت اور شرارت کی وجہ سے ہو یا غلبۂ وہم سے اصلاح کے طور پر ہو، اور ہم اس بات کے دعویدار ہیں کہ ان معنوں سے کتبِ مقدسہ میں تحریف ہوئی ہے۔ اگر آپ اس سے انکار کرتے ہیں تو ہم ثابت کر کے دکھاتے ہیں۔

''پادری فنڈر'' نے کہا کہ: ہم بھی اس بات کے معترف اور قائل ہیں کہ کتبِ مقدسہ میں کاتب سے سہو ہوا ہے۔

شیخ رحمت اللہؒ فاضل مناظر نے فرمایا کہ: ہمارے نزدیک سہوِ کاتب سے مراد یہ ہے کہ کوئی شخص ''ل'' لکھنا چاہتا تھا مگر وہ بھول سے ''م'' لکھ بیٹھا، یا ''م'' لکھنا چاہتا تھا لیکن بھول کر اس کی جگہ ''ن'' لکھ بیٹھا۔ آپ حضرات کے نزدیک بھی سہو اسی کو کہتے ہیں؟ یا اس میں یہ باتیں بھی داخل ہیں کہ کوئی شخص حاشیہ کی

عبارت لے کر متن میں ملا دے یا اپنی طرف سے قصداً جملوں کے جملے بڑھا دے یا جملوں کے جملے نکال دے اور ختم کر دے۔

پادری فنڈر: تو جملے کا لفظ سنتے ہی مضطرب ہو گئے اور گھبرا اٹھے، شاید وہ جملے کا مطلب اور جملے سے مراد کتاب کا مجموعہ سمجھ بیٹھے اور فوراً کہنے لگے کہ: جملے مت کہو! بلکہ یوں کہو! کہ آیتیں بڑھا دے یا گرا دے (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پادری صاحب کو علوم عربیہ میں کوئی مہارت نہیں تھی جبکہ ان کے ہم مذہب لوگ اسے علوم عربیہ کا جید فاضل سمجھتے تھے)۔

شیخ رحمت اللہؒ فاضل محترم نے فرمایا کہ: ہمارے نزدیک تو جملے کا اطلاق اتنی عبارت پر آیا کرتا ہے کہ ’’زید کھڑا ہے‘‘۔ لیکن اب یہ لفظ چھوڑ کر آپ کے حکم کے مطابق ہی کہتا ہوں کہ: اپنی طرف سے آیتیں بڑھا دے یا ساقط کر دے یا تفسیر کے طور پر کچھ ملا دے، یا ایک لفظ کو دوسرے سے بدل ڈالے۔

پادری فنڈر نے کہا کہ یہ سب باتیں ہمارے نزدیک سہوِ کاتب میں داخل ہیں۔ عام اس سے کہ ان کا وقوع قصداً ہوا ہو یا سہواً، یا غلطی اور نادانی کی بناء پر۔ لیکن ایسا ’’سہوِ کاتب‘‘ آیتوں میں پانچ چھ جگہ اور الفاظ میں بہت سی جگہوں پر ہوگا۔ (پادری کا حال دیکھیں! کہ وہ قصداً تحریف کو بھی ’’سہوِ کاتب‘‘ کہتے ہیں)

شیخ رحمت اللہؒ نے فرمایا کہ: جب آپ کے نزدیک آیتوں کا بڑھا دینا اور ان کا گرا دینا اور بعض لفظ کو بعض کے ساتھ قصداً یا سہواً بدل ڈالنا ’’سہوِ کاتب‘‘ میں داخل ہے اور اس قسم کا ’’سہوِ کاتب‘‘ کتبِ مقدسہ میں واقع ہوا ہے، اور ہم اسی کو ’’تحریف‘‘ کہتے ہیں۔ تو اس صورت میں ہمارے اور آپ کے درمیان صرف نزاع لفظی ہے اور بس! کیونکہ جس چیز کا نام ہم تحریف رکھتے ہیں آپ اسی کو ’’سہوِ کاتب‘‘ بتلاتے ہیں تو اختلاف صرف تعبیر اور نام میں ہے معبّر عنہ اور مسمیٰ میں کوئی اختلاف نہیں۔ اس کی مثال کچھ یوں ہے کہ چار آدمی تھے: ایک رومی، دوسرا حبشی، تیسرا ہندی، چوتھا عربی کسی شخص نے ان کو ایک درہم دیا، اور وہ چاروں اس بات پر متفق ہوئے کہ ہم اس سے کوئی چیز خرید کرتے ہیں، چنانچہ رومی نے اپنی زبان میں انگور کا نام لیا، پھر حبشی نے اس سے انکار کیا اور اپنی زبان میں وہی نام لیا، ہندی نے انکار کر کے کہا نہیں بھائی ہم تو انگور ہی خریدیں گے۔ اتنے میں عربی نے کہا: انگور نہیں عنب خریدیں گے، تو ان چاروں شخصوں میں صرف نزاع لفظی تھا اور حقیقت میں ان کا مطلب ایک ہی تھا، بعینہٖ یہی حال ’’سہوِ کاتب‘‘ اور ’’تحریف‘‘ کا ہے کہ جس چیز کو ہم تحریف کہتے ہیں اسی کا نام آپ نے ’’سہوِ کاتب‘‘ رکھا ہے۔ شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ بلند آواز کر کے میں نے لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا: کہ دیکھو! ہمارے اور پادری صاحب کے درمیان صرف نزاع لفظی ہے جس تحریف کا ہم دعویٰ کرتے ہیں اسے پادری صاحب نے قبول کر لیا ہے لیکن وہ اس کا نام ’’سہوِ کاتب‘‘ رکھتے ہیں۔

امام حضرت عبداللہ ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ

جناب عبدالرشید عراقی

(پیدائش: ۱۱۸ھ...... وفات: ۱۳؍رمضان المبارک ۱۸۱ھ بعمر ۶۳ سال)

امام عبداللہ بن مبارک کی کنیت ابوعبدالرحمٰن تھی، امام عبداللہ کے والد مبارک بنو حنظلہ کے ایک شخص کے غلام تھے۔ مبارک نہایت متقی، پرہیزگار تھے اور تقویٰ وطہارت میں اپنی مثال آپ تھے۔ آپ اپنے آقا کے باغ میں مالی کے طور پر کام کرتے تھے۔ ایک دن باغ کے مالک کا باغ آنا ہوا۔ آتے ہی انہوں نے مبارک سے ایک انار طلب کیا۔ مبارک نے انہیں انار پیش کیا تو وہ انار ترش تھا۔ اس پر مالک بہت ناراض ہوا کہ اب تک شیریں اور ترش انار کا پتہ نہیں چل سکا۔ مبارک نے جواب دیا۔ سرکار میں نے آج تک انار کھایا ہی نہیں۔ مجھے شیریں اور ترش انار کی پہچان کیسے ہو؟ باغ کا مالک اس جواب پر بہت حیران بھی ہوا اور خوش بھی! حیرانی اور خوشی اس کو مبارک کی ایمانداری کی وجہ سے ہوئی اور اس دن سے باغ کے مالک کو مبارک سے گرویدگی پیدا ہوگئی۔

باغ کے مالک کا اپنی لڑکی کے نکاح کے سلسلہ میں مبارک سے مشورہ

باغ کے مالک کو مبارک سے بہت گرویدگی پیدا ہوگئی تھی اور اس کے ساتھ ان کے تقویٰ وطہارت کا بہت معترف تھا۔ اس نے ایک دن مبارک سے کہا کہ میں اپنی لڑکی کا نکاح کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے اس میں تمہارے مشورے کی ضرورت ہے۔ مبارک نے یوں جواب دیا: ''عہد جاہلیت میں لوگ حسب ونسب کی تلاش کرتے تھے۔ یہودیوں کو داماد بنانے کے لئے مالدار کی جستجو ہوتی تھی اور عیسائی جمال کو اہمیت دیتے تھے۔ لیکن اسلام میں دینداری کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔''

باغ کے مالک نے اپنی بیوی کو مبارک کا یہ جواب سنایا اور کہا کہ اپنی بیٹی کے شوہر کے لئے مبارک سے زیادہ مناسب کوئی شخص نہیں ہے۔ چنانچہ انہوں نے اپنی لڑکی کا نکاح مبارک سے کردیا۔

تعلیم وتربیت: امام عبداللہ بن مبارک نے ابتدائی تعلیم مرو ہی میں حاصل کی۔ اس کے بعد طلب علم کے لئے بلاد اسلامیہ کا سفر کیا۔ آپ کے اساتذہ میں نامور محدثین کرام کے نام ملتے ہیں جن میں امام مالک بن انس، امام سفیان ثوری، امام شعبہ، امام اوزاعی، امام ابن جریج، امام یحییٰ بن سید الانصاری اور امام سلمان الاعمشؒ جیسے نابغہ روزگار محدثین شامل ہیں۔

حدیث نبوی ﷺ سے شغف: حدیث نبوی ﷺ ان کا خاص فن تھا۔اس کی طلب کے لئے آپ نے بلاد اسلامیہ کے طویل ودشوار سفر کئے اور نامور محدثین کرام سے استفادہ کیا۔ اکابر امت کے فیض التفات اور خود ان کے ذاتی ذوق وشوق کے باعث امام عبداللہ بن مبارک نے حدیث میں کافی مہارت حاصل کی اور حدیث کا بحر بیکراں بن گئے۔ حدیث نبوی ﷺ سے شغف کا یہ عالم تھا کہ زیادہ گھر ہی میں رہتے اور احادیث وآثار کا مطالعہ کرتے رہتے تھے۔ایک دفعہ آپ سے کسی نے دریافت کیا کہ گھر میں اکیلے رہنے سے آپ کو وحشت نہیں ہوتی تو فرمایا:''مجھ کو وحشت کس طرح ہوسکتی ہے جب کہ میں آں حضرت ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ ہوتا ہوں۔''

قوت حافظ واحتیاط: حدیث کے لئے قوت حافظہ شرط اولین ہے امام عبداللہ بن مبارک کو قدرت نے اس نعمت سے وافر حصہ عطا فرمایا تھا۔قوت حافظہ کے باوجود حدیث بیان کرنے میں اس قدر محتاط تھے کہ حافظہ سے روایت نہیں کرتے تھے بلکہ دیکھ کر روایت کرتے تھے۔امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں:''عبداللہ بن مبارک صاحب حدیث اور حافظ حدیث تھے اور کتاب سے حدیث بیان کرتے تھے۔

اسناد کا اہتمام: روایت کے معاملہ میں اسناد کا بڑا اہتمام کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ روایت ثقہ عن ثقہ ہونی چاہئے۔

علم وفضل: علم وفضل، تقویٰ وطہارت، عدالت وثقاہت، حفظ وضبط، امانت ودیانت اور زہد وورع میں انہیں کمال حاصل تھا۔ بڑے بڑے ائمہ کرام، محدثین عظام اور ارباب سیر نے ان کی جامعیت، علمی تبحر اور تمام علوم اسلامیہ میں مہارت کا اعتراف کیا ہے۔امام ابن حجرؒ نے امام ابن حبانؒ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ:''عبداللہ بن مبارکؒ میں اہل علم کے اتنے خصائل جمع ہوگئے تھے کہ ان کے زمانہ میں تمام روئے زمین پر کسی میں جمع نہیں ہوئے تھے۔''

امام نوویؒ فرماتے ہیں:''عبداللہ بن مبارکؒ کی امامت وجلالت پر سب کا اتفاق ہے وہ تمام چیزوں میں امام تھے،ان کے ذکر سے رحمت نازل ہوتی تھی اور ان کی محبت کی وجہ سے بخشش کی توقع کی جاتی تھی'' حافظ شمس الدین ذہبیؒ نے انہیں شیخ الاسلام، فخر المجاہدین، قدوۃ الزاہدین اور جامع للعلم کے الفاظ سے یاد کیا ہے۔

جامعیت: امام عبداللہ بن مبارکؒ کی ذات بیک وقت تمام علمی وعملی کمالات کی جامع تھی، امام نوویؒ نے عباس بن مصعبؒ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ:''عبداللہ بن مبارک کی ذات ستودہ صفات میں علم، فقہ، ادب، نحو، لغت، شعر، فصاحت، زہد، تقویٰ، خموشی، قیام اللیل، عبادت، حج، غزوہ، شہسواری، شجاعت، تندرستی وتنومندی، فضول اور لغو باتوں سے اجتناب اور اپنے ساتھیوں سے اختلاط کم کرنا، یہ تمام صفات جمع تھیں۔

مرجع خلائق: حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کی شہرت دور دور تک پہنچ چکی تھی۔ لوگ ان سے ملاقات کو اپنے لئے سعادت سمجھے تھے۔ مؤرخ ابن خلکان لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ عباسی خلیفہ ہارون الرشید رقہ میں ٹھہرا ہوا تھا کہ اسی اثنا میں امام عبداللہ بن مبارکؒ کے رقہ پہنچنے کی خبر پہنچی۔ اس خبر کے پہنچتے ہی رقہ کے لوگ دیوانہ وار شہر سے باہر ان کے استقبال کے لئے دوڑ پڑے۔ لوگوں کی جوتیاں ٹوٹ گئیں۔ خلیفہ ہارون الرشید کی بیوی نے محل کی چھت پر کھڑی ہو کر یہ منظر دیکھا تو دریافت کیا یہ کیا معاملہ ہے۔ اس کو بتایا گیا خراسان کے ایک عالم امام عبداللہ بن مبارک تشریف لا رہے ہیں اور لوگ ان کے استقبال کے لئے جا رہے ہیں۔ ہارون الرشید کی بیوی کہنے لگی۔ واللہ! اصل بادشاہ تو یہ ہیں۔ بھلا ہارون الرشید کیا بادشاہ ہے جو فوج اور پولیس کی مدد کے بغیر لوگ جمع نہیں کر سکتا۔

علماء میں وقعت: عامۃ الناس کا کیا ذکر، بڑے بڑے علمائے کرام، محدثین عظام اور اساتذہ حدیث وفقہ ان کا بیحد احترام کرتے تھے۔ حافظ ذہبیؒ لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ عبداللہ بن مبارکؒ مکہ سے روانہ ہوئے تو امام سفیان بن عیینہؒ اور امام فضیل بن عیاضؒ ان کی مشایعت کے لئے دور تک ساتھ گئے اور دونوں نے فرمایا: یہ فقیہ اہل مشرق ومغرب ہیں۔ امام بن انسؒ جو عبداللہ بن مبارکؒ کے استاد تھے۔ اپنے شاگرد کا بہت احترام کرتے تھے۔ ایک دفعہ عبداللہ بن مبارکؒ ان کی مجلس میں تشریف لائے تو ابن مبارکؒ کو اپنے ساتھ بٹھایا۔

عبادت وریاضت: عبادت وریاضت میں امام عبداللہ بن مبارکؒ بہت آگے تھے ارباب سیر نے لکھا ہے کہ آپ بہت بڑے عبادت گزار تھے۔

تجارت: امام عبداللہ بن مبارکؒ نے تجارت کو اپنا ذریعہ معاش بنایا۔ علم وزہد کو اپنا ذریعہ معاش بنانا بہت معیوب سمجھتے تھے۔ ان کی تجارت کا مقصد سرمایہ دار بن کر اپنے لئے بیش از بیش سامان آسائش فراہم کرنا نہیں تھا۔ بلکہ وہ اس نکتہ کو اچھی طرح سمجھتے تھے کہ علم کی حقیقی وقعت اس وقت تک نہیں ہوتی جب تک کہ صاحب علم کو اپنی کسی معاشی ضرورت میں ابنائے روزگار میں سے کسی کی طرف سے احتیاج نہ ہو۔ تجارت سے جو روپیہ کماتے تھے وہ آپ دوستوں، حاجت مندوں، رشتہ داروں اور اپنے تلامذہ پر خرچ کرتے تھے۔

تلامذہ: آپ کے تلامذہ میں عبدالرحمٰن بن مہدی، یحییٰ بن معین، ابوبکر بن شعبہ کے نام ملتے ہیں۔

تصانیف: امام عبداللہ بن مبارکؒ کی تصانیف کے سلسلہ میں امام ذہبیؒ نے ان کی ایک کتاب ''کتاب الذہب'' کا تذکرہ کیا ہے اور اس کے بعد لکھتے ہیں: ''صاحب التصانیف النافعہ بہت سی مفید کتابوں کے مصنف ہیں۔ ابن ندیم نے آپ کی درج ذیل کتابوں کا ذکر کیا ہے۔'' کتاب السنن، کتاب التفسیر، کتاب التاریخ، کتاب الزہد اور کتاب البر والصلۃ۔

حضرت مولانا ڈاکٹر شاہد اویس لاہور

مولانا عتیق الرحمٰن

حضرت مولانا ڈاکٹر شاہد اویسؒ بانی و مہتمم آس اکیڈمی لاہور ۲ مارچ ۲۰۲۳ء کو انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! آپ نے ابتدائی طور پر دنیاوی تعلیم حاصل کی۔ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی میں تدریسی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ لاہور کے معروف ڈاکٹر بھی رہے۔ بعدازاں دنیاوی پیشہ کو خیرباد کہا اور درس نظامی کی تعلیم استقامت کے ساتھ حاصل کی۔ جامعہ اشرفیہ لاہور کے فاضل تھے۔ آپ ایک عرصہ تک حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا کاندھلوی کی خدمت میں بھی رہے۔ اکابر کی صحبت نے آپ کو چار چاند لگائے۔ آپ کو خلافت واجازت حضرت شیخ الحدیث کے خلیفہ مجاز حضرت غلام دستگیر سے ملی۔ رائے ونڈ روڈ لاہور اڈا پلاٹ کے مقام پر آس اکیڈمی کے نام سے ایک مثالی ادارہ کی داغ بیل ڈالی۔ ہمیشہ اچھے سے اچھا نظم قائم کیا۔ آپ اپنے ادارہ کے اساتذہ وطلباء کی ضروریات کے متعلق فکرمند رہتے اور کھوج لگاتے تھے کہ کسی استاد کو کسی چیز کی کمی تو نہیں، یا کوئی ایسا طالب علم تو نہیں جو ضرورت مند ہو۔ آپ کی دین اور دین والوں کے ساتھ محبت دیدنی رہی۔ آپ نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے بے مثال خدمات سرانجام دیں۔ جس وقت ملعونہ آسیہ کی رہائی کے ردعمل میں ملک بھر میں ناموس رسالت ملین مارچ ہوئے۔ لاہور میں بھی مال روڈ پر ایک عظیم الشان ملین مارچ کا انعقاد ہوا۔ حضرت مرحوم بذات خود اپنے ادارہ کے تمام اساتذہ وطلباء کے ساتھ شریک ہوئے۔ عالمی مجلس کے مرکزی رہنما حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کو کئی مرتبہ اپنے ادارہ میں دعوت دی اور وہاں پر تحفظ ختم نبوت پر بیانات ہوئے۔ اسی طرح مجلس کے سیکرٹری اطلاعات مولانا عزیز الرحمٰن ثانی بھی کئی مرتبہ لاہور کے علماء کے ساتھ وفد کی صورت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے محبت کا اظہار فرمایا اور بیان بھی کروایا۔ سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں بھی کئی مرتبہ آپ تشریف لائے۔ اکابرین تحفظ ختم نبوت سے ڈھیر ساری محبتوں کا اظہار فرماتے۔ اپنے متعلقین سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کاز کے ساتھ جڑے رہنے کی تلقین فرماتے۔ سچے عاشق رسول اور محافظ ختم نبوت تھے۔

عمر کے آخری عرصہ میں اپنا ذاتی مکان دینی تعلیم وتربیت کے لئے وقف کردیا۔ ایک کمرے میں اپنا سامان منتقل کیا اور ہر ماہ کمرے کا کرایہ بھی ادا کرتے رہے۔ آپ نے ۶۹ سال عمر پائی۔ آپ کی نماز جنازہ ڈیفنس لاہور میں حضرت مولانا فضل الرحیم اشرفی مدظلہ نے پڑھائی۔ آپ کے جنازہ میں سینکڑوں علماء وطلباء اور سکول وکالج کے سٹوڈنٹس نے شرکت کی۔ اللہ کریم حضرت کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطاء فرمائے۔

محاسبہ قادیانیت جلد ۲۶ کا دیباچہ

مولانا اللہ وسایا

اجمالی فہرست رسائل مشمولہ......محاسبہ قادنیت جلد ۲۶

☆......	عرض مرتب	مولانا اللہ وسایا	۴
۱	مرزا اور محمدی بیگم	مولانا محمد صادق نعمانی بہاول پوری	۱۳
۲	البیان فی حقیقت مرزا غلام احمد وسید احمد خان	مولانا امام الدین گجراتی	۳۷
۳	صداقت محمدیہ	جناب ملاّ محمد بخش قادری	۹۹
۴	لعنت آسانی برابلیس قادیانی وبر جماعت شیطانی	مولانا غلام احمد امرتسری	۱۳۵
۵	تقلیع هفوات الاربعین لاتمام حجة علی اعداء الدین	// // //	۱۵۱
۶	مسیلمہ قادیانی کا مکر شیطانی یا نکاح آسمانی کے راز نہانی	// // //	۱۶۱
۷	آئینہ قادیانی	جناب عبدالرحمٰن فیروز پوری	۱۸۳
۸	سیٹھ عبداللہ قادیانی سکندر آبادی کے اعلان ایک لاکھ انعام کا مکمل ازالہ	جناب میر محمد خان جالندھری	۲۰۷
۹	قادیانی مغالطے	مولانا مفتی محمد سلمان منصور پوری	۲۳۳
۱۰	الاستیصال لدعوی المسیح الدجال	مولانا تجمل حسین قادری نقشبندی	۳۲۹
۱۱	صحیفہ حقانی بجواب مرید قادیانی	مولانا ولی محمد گھڑی ساز لدھیانہ	۳۹۹
۱۲	وحدت وجود پر مرزا قادیانی کا ایک خط	جناب محمد عبداللہ اختر متعلم بی،اے	۴۰۹
۱۳	سودیشی نبی	ابومحمد، عبداللہ پنشنر امرتسری	۴۲۳
۱۴	احادیث رسول الربانی فی تکذیب مرزا القادیانی الدجال لاثانی	ابوتراب عبدالرحیم محمڈن مشنری	۴۳۵
۱۵	روئیداد مناظرہ سموال شریف ودتیال ریاست جموں	جناب حافظ محمد سموال شریف	۴۵۱
۱۶	قادیانی مذہب کی حقیقت دوسرا نام ’’مرزا قادیانی کے دعویٰ کی جانچ پڑتال‘‘	جناب مرزا احمد مہدی	۴۶۵
۱۷	مسیح قادیانی کے کرتوت	مرزا غالب، حضرت بیدل شیدا امرتسری، مولوی عبدالغنی دہلوی	۴۹۱
۱۸	بلاغت حق	ابوالفصاحت، شیخ احمد حسین اختر	۴۹۷
۱۹	نکمّاں نبی مع ترتالی دعوے	حافظ محمد ابراہیم خادم تاندلیانوالہ	۵۰۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض مرتب

الحمدللہ وکفیٰ وسلام علیٰ سیدالرسل وخاتم الانبیاء امابعد!

محض اللہ رب العزت کے فضل واحسان سے محاسبہ قادیانیت کی جلد چھبیس (۲۶) پیش خدمت ہے۔اس میں کل انیس رسائل ہیں جن کا تعارف یہ ہے:

۱۱۵۸/۱...... مرزا اور محمدی بیگم: جامعہ عباسیہ بہاول پور کے پروفیسر اور ریاست بہاول پور کے ناظم امور مذہبیہ مولانا ابوالعباس محمد صادق نعمانی بہاول پوری نے ملعون قادیان کے خلاف چار رسائل لکھے: (۱) مرزا اور یسوع، (۲) تحریف قرآنی بزبان قادیانی، (۳) فرنگی نبی کی ناپاک چھینٹیں، (۴) مرزا اور محمدی بیگم۔ پہلے تین رسائل احتساب قادیانی ج ۲۹ ص ۹ تا ۴۲ میں ہم شائع کرنے کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔

اس وقت ''مرزا اور محمدی بیگم'' ہمیں دستیاب نہ ہوا تھا۔اب قدرت کے کرم کے فیصلے، کہ یہ رسالہ مل گیا جو محاسبہ قادیانیت کی جلد ۲۶ میں شائع کرنے کی دیرینہ تمنا پوری کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔الحمدللہ اوّلاً وآخراً!

۱۱۵۹/۲...... البیان فی حقیقت مرزا غلام احمد وسید احمد خان: یہ رسالہ جناب مولانا امام الدین گجراتی نے ۲۴ رجولائی ۱۹۰۶ء کو ملعون قادیان کے ردّ میں تحریر فرمایا۔

مؤلف موصوف خود نہ صرف نیچری تھے بلکہ سرسید احمد خان کے مرید تھے اور ان کے نظریات کے علم بردار بھی۔اس لئے انہوں نے یہ رسالہ ملعون قادیان کے خلاف لکھ کر چور کو اس کی نانی کے گھر میں پہنچا دیا۔ جیسا کہ رسالہ کے نام سے ظاہر ہے کہ اس میں انہوں نے جناب سرسید احمد خان اور ملعون قادیان کا تقابل کیا ہے جس کے پڑھنے سے ہر قاری دیکھتا ہے کہ ملعون قادیان، سرسید احمد خاں کے مقابلہ میں زیرو تھے۔ جب کہ سرسید احمد خان، ملعون قادیان کے مقابلہ میں ہیرو تھے اور یہی مصنف ثابت کرنا چاہتے تھے۔گویا مصنف جو ثابت کرنا چاہتے تھے دلائل سے آپ نے ثابت کر کے بیچ چوراہے کے ملعون قادیان کو چت گرا دیا ہے۔ مصنف خود نیچری ہیں بعض جگہ اہل اسلام کے خلاف انہوں نے سرسید احمد خان کی وکالت کی۔بعض جگہ ہم نے سنسر سے کام لیا۔بعض جگہ محض قادیانیوں کے ردّ کا یہ رخ دکھانے کے لئے رہنے بھی دیا۔اللہ تعالیٰ معاف فرمائیں۔جولائی ۱۹۰۶ء کے رسالہ کا دوہزار تیئس ۲۰۲۳ء میں چھپنا بہت اچھا ہو گیا۔

مصنف کا ایک اور ردقادیانیت پر رسالہ ''راست بیانی برشکست قادیانی'' جو پیر مہر علی شاہ گولڑوی

کے معرکہ لاہور اور مقابلہ ملعون قادیان کی سرگزشت پر مشتمل ہے۔ احتساب قادیانیت ج ۳۸ میں شائع کرچکے ہیں۔

۱۱۶۰/۳...... صداقت محمدیہ: لاہور سے ''جعفرزٹلی'' اخبار شائع ہوتا تھا جس کے ایڈیٹر جناب ملاّ محمد بخش قادری تھے۔ آپ ملعون قادیانی کے ہم عصر تھے۔ انہوں نے ملعون قادیان کو اپنی مخالفت کی ڈانگ ہمیشہ چڑھائے رکھی۔ ملعون قادیانی کی ذلت کے لئے اپنے کو ''ملہم ربانی'' بھی کہتے تھے۔ خوب آدمی تھے۔ ملعون قادیان نے کہا کہ ''میں ظلی طور پر محمد ہوں'' معاذ اللہ! ملاّ محمد بخش نے کہا میں ظلی طور پر ملعون قادیان کا باپ ہوں'' ملعون قادیان نے کہا ''میرا محمدی بیگم سے آسمان پر نکاح ہوا'' انہوں نے کہا کہ میرا بھی ملعون قادیان کی بیوی نصرت جہاں سے آسمانوں پر نکاح ہوا۔ غرضیکہ مرے کو مارے شاہ مدار۔ مرزا کو الہام کی ایسی ڈانگ چڑھائی کہ اس کی کھوپڑی کھولتے تیل کی کڑھائی بن گئی۔ اس کی تپش سے مرزا قادیانی کی ''جائے مخرج معلوم'' دہکتی بھٹی کی طرح شعلے اگلنے لگی۔ ''جائے مخرج معلوم'' کا لفظ میں نے ملعون قادیان سے لیا ہے۔ ''ایسے کو تیسی'' اس کو کہتے ہیں اور یہی کچھ ملاّ محمد بخش قادری، ملعون قادیان کے ساتھ کیا کرتا تھا۔ ان کا یہ رسالہ ۲۰رفروری ۱۹۰۰ء میں ملعون قادیان کی ڈھیٹ زندگی کو مزید اجیرن کرگیا۔

اس کے آخر میں مرزا ملعون کے لئے سو ذلتوں کی مار کی فہرست ہے۔ ساتھیوں سے عرض کیا کہ اسے تو لولاک میں بھی دے دیا جائے۔ (لولاک کے گزشتہ شمارہ ماہ مارچ میں یہ فہرست شائع ہوگئی ہے۔) مکمل رسالہ محاسبہ کی اس جلد میں ملاحظہ فرمائیے۔

ملاّ محمد بخش حنفی قادری کا ایک رسالہ ''درّہ محمدی'' کے نام سے پہلے ہم احتساب قادیانیت جلد ۵۴ میں شائع کرچکے ہیں۔

۱۱۶۱/۴...... لعنت آسمانی بر ابلیس قادیانی و بر جماعت شیطانی: امرتسر قلعہ بھنگیاں کے مولانا غلام احمد امرتسری نے ۲۰رستمبر ۱۹۰۰ء کو ملعون قادیان کی زندگی باعث شرمندگی میں اس کے خلاف یہ رسالہ تحریر فرمایا جو چشمہ نور پریس امرتسر سے شائع ہوا۔ ایک حساس اور صاحب حمیّت مسلمان کو پیغمبر اسلام ﷺ کے نہاراً، جہاراً، کراراً ومراراً باغی کے خلاف جو نفرت ہونی چاہئے مولانا غلام احمد امرتسری کو وہی ملعون قادیان کے خلاف بغض ونفرت حاصل تھی اس کا مظہر یہ رسالہ ہے۔ پڑھئے اور شکر ادا کیجئے حق تعالیٰ کا! کہ کس طرح ملعون قادیان کے متعلق لکھی گئی ایک دستاویز ایک سو بائیس سال کے بعد (ستمبر ۱۹۰۰ء، جنوری ۲۰۲۳ء) دوبارہ منصۂ شہود پر لانے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق سے سرفراز فرمایا ہے۔ اس کی اشاعت کے صدقہ میں حق تعالیٰ مسکین مرتب کی مغفرت وبخشش فرمادیں۔ آمین!

۱۱۶۲/ ۵...... تقلیع ھفوات الاربعین لاتمام حجة علی اعداء الدین: ملعون قادیان نے اربعین کے نام پر چالیس اشتہارات شائع کرنے کا اعلان کیا۔ چار اشتہار شائع کر کے اربعین کے سلسلہ کو بند کر دیا۔ مصنف رسالہ ہذا مولانا غلام احمد امرتسری مرحوم نے اس کے پہلے رسالہ اربعین نمبر۱ کا یہ جواب تحریر کیا اور اس میں اعلان کیا کہ مرزا کے اشتہار اربعین مجھے ملتے رہیں گے تو میں ان کے جوابات شائع کرتا رہوں گا۔ آگے کیا ہوا۔ ملعون قادیان اربعین سے اربعہ (چالیس سے چار) پر آ کر ڈھیر ہو گیا۔ جیسا کہ براہین کی پچاس جلدوں کی بجائے پانچ پر مردار ہو گیا۔ مردود قادیانی شیطانی آنتوں میں لتھڑا، پتھڑا نظر آتا ہے جس کی نظر ہو دیکھے۔ اس کا مصداق یہ رسالہ ہے۔

۱۱۶۳/ ۶...... مسیلمہ قادیانی کا مکر شیطانی یا نکاح آسمانی کے راز نہانی: یہ رسالہ بھی ۱۶/اگست ۱۹۰۰ء کو ملعون قادیان کی موت سے آٹھ سال پہلے لکھا۔ مؤلف رسالہ ہذا مولانا غلام احمد امرتسری تھے۔ مولانا غلام احمد امرتسری کا: (۱) رسالہ ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات پر مرزائیوں کی دھوکے بازیاں اور ان کا جواب'' احتساب قادیانیت ج۵۳ ص۵۷۵ تا ۵۹۰۔ (۲) رسالہ ''مرزا کی قلعی کھل گئی یعنی سری نگر کشمیر اور مسیح کادیانی'' احتساب قادیانیت ج۵۴ ص۱۵۳ تا ۱۶۰ پر شائع ہو چکے ہیں۔

مزید تین رسائل محاسبہ قادیانیت کی اس جلد میں نمبر۴، ۵، ۶ پر شائع ہو رہے ہیں۔ گویا مولانا غلام احمد امرتسری کے پانچ رسائل اس وقت تک ہم شائع کر چکے ہیں۔

۱۱۶۴/ ۷...... آئینہ قادیانی: جناب عبدالرحمٰن فیروز پوری نے یہ رسالہ مرتب کیا جو فیروز پور کے دوستوں نے سٹیم پریس لاہور سے چھپوا کر شائع کیا۔

اس نام کا ایک رسالہ جو حضرت مولانا سید عبدالرحمٰن صاحب مونگیری کا مرتبہ کردہ بھی ہے۔ احتساب قادیانیت ج۳۱ ص۴۱۳ تا ۴۲۴ تک ہم نے شائع کیا ہے۔ وہ رسالہ اس کے علاوہ ہے۔ رسالہ اور مصنف دونوں نام یکساں ہیں۔ لیکن رسالے و مصنف و جائے اشاعت دونوں علیحدہ علیحدہ ہیں۔

۱۱۶۵/ ۸...... سیٹھ عبداللہ قادیانی سکندر آبادی کے اعلان ایک لاکھ روپیہ انعامات کا مکمل ازالہ: قارئین جانتے ہیں کہ لاف و گزاف میں ہر قادیانی باون گزا ہے۔ چنانچہ سکندر آباد کے قادیانی سیٹھ عبداللہ الہ دین نے تین رسالے شائع کئے اور ان کے جواب کے لئے ایک لاکھ کے انعامات کا اعلان کیا۔

علامہ اقبالؒ کے مرید خاص کا دم بھرنے والے ''جناب میر محمد خان جالندھریؒ'' نے مولانا ابوالکلام آزادؒ، علامہ اقبالؒ، جمعیۃ علماء ہند کے اکابر کے قادیانی عقائد کے متعلق مطبوعہ اعلانات اور اخبار احسان

لاہور میں مرزا قادیانی کی پیش گوئیوں کے جھوٹا ہونے کے اقتباسات نقل کئے اور پھر عبداللہ دین قادیانی کے رسائل پر تیرہ تنقیدات مرتب کیں اور آخر پر اس کو چیلنج دیا۔ جس سے قادیانی انعامات کی حقیقت لوگوں کے سامنے آگئی اور قادیانی غلط بیانی کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔ یکم رمئی ۱۹۴۴ء کو یہ رسالہ شائع ہوا جسے ہم محاسبہ قادیانیت کی اس جلد میں محفوظ کررہے ہیں۔ محض ریکارڈ کے لئے شامل کیا ہے، ورنہ اخبارات کے اقتباسات ہیں۔ البتہ قادیانی رسائل پر ۱۳ تنقیدات قابل مراجعت ہیں۔

۱۱۶۶/ ۹...... قادیانی مغالطے: دارالعلوم دیوبند کے ناظم تعلیمات، جمعیۃ علماء ہند کے ناظم اور بعدہ صدر حضرت مولانا قاری محمد عثمان منصور پوری جو مجلس تحفظ ختم نبوت کل ہند دارالعلوم دیوبند کے ناظم بھی تھے۔ ۱۴ر جون ۱۹۹۷ء کو اردو پارک شاہجہانی مسجد دہلی میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، اس کی تیاری کے لئے انڈیا کے اہم شہروں میں تبلیغی وتشہیری اجتماعات منعقد ہوئے۔ اس دوران حضرت مولانا قاری محمد عثمان منصور پوری اور حضرت مولانا سید اسعد مدنی نے انٹرویوز بھی دیئے۔ مولانا قاری محمد عثمان نے دو اخبارات کو انٹرویو دیئے: (۱) نئی دنیا دہلی کے جناب ودود صاحب نے آپ کا انٹرویو کیا جو ۱۷، ۲۳ر جون ۱۹۹۷ء کے ہفت روزہ نئی دنیا دہلی میں شائع ہوا۔ (۲) ’’ہفت روزہ راشٹریہ مہاراج‘‘ کے ۲۳ تا ۲۹ر جون ۱۹۹۷ء کی اشاعت میں شائع ہوا۔ ان انٹرویوز کے شائع ہونے پر قادیانی جماعت دہلی کے صدر انصار احمد قادیانی نے اس کی تردید میں ایک رسالہ ’’آئینہ‘‘ کے نام پر قلم بند کیا۔ اس میں قادیانیوں نے اہل اسلام کو دھوکہ دینے، فریب وتلبیس میں مبتلا کرنے کے جو دجل آمیز حربے تھے، ایک بار پھر دہرانے کی جگالی کی۔

حضرت قاری محمد عثمان منصور پوری کے صاحبزادہ ’’حضرت مولانا مفتی محمد سلمان منصور پوری‘‘ مفتی شاہی مدرسہ مراد آباد نے اس قادیانی رسالہ کی بیخ کنی کے لئے جوابی قلم اٹھایا۔ قادیانی مغالطے کے نام پر اس کا جواب لکھا۔ اتنا واضح، عام فہم، دندان شکن جواب، جو دو اور دو چار کی طرح قادیانی دجل کو ریزہ ریزہ کرتا نظر آتا ہے۔ آپ نے ۴۳ عنوانات قائم کر کے قادیانی رسالہ کے دجل کو پارہ پارہ کر دیا اور اس کتاب کے آخر پر حضرت قاری محمد عثمان صاحب منصور پوری کے متذکرہ بالا دونوں انٹرویو بھی ساتھ شائع کر دیئے جو سونے پر سہاگہ کا کام دیتے ہیں۔ بارہا یہ کتاب شائع ہوئی۔ ثلث صدی بعد پہلی دفعہ ہم اسے شائع کرنے کی سعادت سے بہرہ ور ہو رہے ہیں۔ **الحمدللہ علی ذلک!**

۱۱۶۷/ ۱۰...... الاستیصال لدعوی المسیح الدجال: مدراس میں ملعون قادیان کا ایک شتونگڑا، بچونگڑا حکیم محمد حسین المعروف مرہم عیسیٰ وارد ہوا۔ یہ ۱۹۲۰ء کی بات ہے۔ اس قادیانی حکیم نے بھولے بھالے ایک سید

کوحیات عیسیٰ کے مسئلہ پر گمراہ کرلیا۔اس نے اظہار واقعی کے نام پر اشتہار بھی حیات مسیح علیہ السلام کے خلاف لکھ دیا۔ مدراس تابقادیان قادیانیوں کی باچھوں سے رال ابلنے اور ڈلنے لگی۔اس رسالہ کے مصنف مولانا تجمل حسین ایمان قادری نقشبندی گوپاموی اپنے طلباء کے ساتھ قادیانیوں کے نئے شکار سید پیر صاحب کے پاس گئے۔ بیماری تازہ تھی، بروقت علاج ہوا، انہوں نے دوبارہ حیات مسیح علیہ السلام کا اقرار کرلیا۔ وفات مسیح علیہ السلام کے کافرانہ نظریہ سے توبہ کرلی۔ نتیجہ میں مدراس تابقادیان صف ماتم بچھ گئی۔

حکیم محمد حسین مرہم عیسیٰ قادیانی تو زیر پاء آتش کی طرح کودنے اور ناچنے لگے۔ علماء کو چیلنج کیا۔ واہی تباہی بکی تو اس کے ان زہریلے وار کے توڑ کے لئے مولانا تجمل حسین صاحب ایمان قادری، نقشبندی گوپاموی نے یہ رسالہ تحریر کیا۔ یہ رسالہ ۱۹۲۰ء کا ہے۔اب ۲۰۲۲ء میں اس کی دوسری اشاعت محض توفیق ایزدی کا صدقہ ہے۔ **الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ خاتم النّبیین!**

۱۱۶۸/۱۱...... صحیفہ حقانی بجواب مرید قادیانی: ملعون قادیان کا ایک لدھیانوی مرید شہزادہ عبدالمجید مرزائی لدھیانہ نے ایک اشتہار شائع کیا جس کی پیشانی پر بعنوان جلی ’’مولویوں کی غلط فہمیوں کا اعلان‘‘ شائع کیا اس میں ملعون قادیان کے اس مرید قادیانی نے ۹ سوالات کئے۔ ’’جناب مولانا ولی محمد‘‘ گھڑی ساز چوڑا بازار لدھیانہ نے اس کے مختصر مگر دندان شکن جواب دے کر لدھیانوی قادیانی کی بولتی بند کردی اور بقول مرزا قادیانی ’’جھوٹے وہاں داخل ہوجاتے ہیں جہاں سے نکلے تھے‘‘ اور شاید مولانا نے مرزا کے اس مرید کو وہاں جہاں سے نکلا تھا داخل ہوتے ملاحظہ کرادیا تھا۔ دُرّ، دُرّ ملعون کافر قادیاں کہیں کے! لعنت تم پر اور تمہاری ذریت البغایا پر۔

۱۱۶۹/۱۲...... وحدت وجود پر مرزا قادیانی کا ایک خط: ملعون قادیان نے میر عباس لدھیانوی کو ایک خط لکھا جس میں وحدت الوجود اور وحدت الشہو د تصوف کی بحث پر اس طرح منہ مارا جس طرح شتر بے مہار راہ چلتے سبزہ کو منہ مارتا ہے۔ یہ مسائل خالصۃً علمی مباحث اور ملعون قادیان ماہ صفرالمظفر کو چوتھا مہینہ اور چہارشنبہ کو چوتھا دن یقین کرنے والا اجہل واحمق، گوزشتر بلکہ ارذل الحمقاء تھا۔ مسئلہ بجائے سمجھانے کے اور الجھادیا۔ اس کی پردہ دری ہونا تھی جس کا ذریعہ یہ خط بن گیا۔ ۱۳ر فروری ۱۸۸۴ء کا یہ قادیانی خط ہے۔ اس کے جواب میں محمڈن صوفی ازم سوسائٹی امرتسر کے ممبر ’’جناب محمد عبداللہ اختر‘‘ متعلم بی.اے کلام نے قلم اٹھایا اور ملعون قادیان کے خط پر ریویو لکھا۔ محمڈن صوفی ازم سوسائٹی کی طرف سے چشمہ نور پریس امرتسر سے اس زمانہ میں یہ شائع ہوکر تقسیم ہوا۔ قریباً ایک سو پینتیس چالیس برس پہلے کا یہ رسالہ ہے اس کی اب دوبارہ اشاعت ہے آپ بھی پڑھیں۔

۱۱۷۰/۱۳...... سودیشی نبی: یہ رسالہ ۱۹۱۸ء کا مرتبہ کردہ ہے۔ مختلف مضامین اس میں جمع کر کے ’’جناب ابو محمد عبداللہ پنشنر‘‘ نے انجمن اشاعت الاسلام امرتسر سے اسے شائع کیا۔ زہے نصیب کہ ایک صدی سے زائد کے رسالہ کی دوبارہ اشاعت کے لئے حق تعالیٰ نے ہم مسکینوں کو توفیق سے سرفراز کردیا۔

۱۱۷۱/۱۴...... احادیث رسول الربانی فی تکذیب مرزا القادیانی الدجال لاثانی: یہ قریباً ایک صدی قبل کا رسالہ ہے مولانا ابوتراب عبدالرحیم محمد ن مشنری نے تحریر کیا اور ستارہ بند پریس کلکتہ نیا بوکھر روڑ نمبر ۲۳/۳ میں سے مولانا محمد غنی حیدر نے شائع کیا۔ آخر پر ’’القول الصحیح علی رد من انکر حیاۃ المسیح‘‘ نامی رسالہ ملعون قادیان کے مقابلہ پر شائع کرنے کی خبر دی نامعلوم کہ اس کا کیا ہوا۔ اس رسالہ کی قدیم اردو اور مصنف کا ملعون قادیان کو سان پر چڑھانے کا انوکھا انداز تحریر قابل مطالعہ ہے۔

۱۱۷۲/ ۱۵...... روئیداد مناظرہ سموال شریف ودتیال ریاست جموں: ۳؍مارچ ۱۹۲۳ء کو قادیانیوں سے ایک مناظرہ ہونا قرار پایا۔ قادیانیوں کو جس طرح رسوا ہوتے دنیا نے دیکھا اس پر یہ رسالہ شاہد ہے۔ جناب حافظ محمد سیکرٹری انجمن حنفیہ سموال شریف نے اسے مرتب کیا۔ سو برس کے بعد اس کی اشاعت، تعریف اس ذات باری تعالیٰ جلّ مجدہ کی جس نے اس توفیق سے نوازا۔ الحمدللہ!

۱۱۷۳/ ۱۶...... قادیانی مذہب کی حقیقت دوسرا نام ’’مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ کی جانچ پڑتال‘‘: یہ رسالہ لکھنؤ کے شیعہ رہنما جناب مرزا احمد مہدی کا ۱۹۲۰ء ماہ دسمبر کا شائع کردہ ہے۔ اس میں انہوں نے اپنا نکتہ نظر بیان کر کے ملعون قادیان کی خوب چھترول کی ہے۔ رسالہ نمبر۱۴ کا مصنف شیعہ تھا اور اس رسالہ نمبر۱۶ کا مصنف شیعہ ہے۔ وائے جنوں میں کہاں کہاں سے ملعون قادیان کی چھترول کرنے والوں کو میدان میں لانے کا باعث بن گیا۔

۱۱۷۴/ ۱۷...... مسیح قادیانی کے کرتوت: (۱) اسد اللہ غالب لاہور، (۲) حضرت بیدل، (۳) شیدا امرتسری، (۴) مولوی عبدالغنی دہلوی کی چار نظموں پر مشتمل یہ رسالہ ۱۹۰۴ء میں عزیزی پریس لاہور سے معراج دین کشمیری نے شائع کیا۔ اس میں پانچویں نظم مولانا سعد اللہ لدھیانوی کی تھی جو پہلے شائع ہوچکی ہے۔ یہاں سے ہم نے حذف کردی۔

۱۱۷۵/ ۱۸...... بلاغت حق: شیخ احمد حسین اختر ابوالفصاحت کی چند نظمیں ہیں جو بدر الشفا چاندنی چوک قلعہ گجر سنگھ لاہور سے شائع ہوئیں۔ بہت پرانا رسالہ ہے۔

۱۱۷۶/ ۱۹...... نکمّاں نبی مع ترتالی دعوے: اہل حدیث مکتب فکر کے نامور شاعر حافظ محمد ابراہیم خادم

تاندلیانوالہ نے نظم ونثر پر مشتمل یہ رسالہ ۱۹۳۷ء میں شائع کیا۔غرض یہ کہ محاسبہ قادیانیت کی جلد ۲۶ میں:

۱...... ابوالعباس مولانا محمد صادق نعمانی بہاول پوری	کا	۱	رسالہ
۲...... مولانا امام الدین گجراتی	کا	۱	رسالہ
۳...... ملاّ محمد بخش قادری	کا	۱	رسالہ
۴...... مولانا غلام احمد امرتسری	کے	۳	رسائل
۵۳۱/ ۵...... جناب عبدالرحمٰن فیروزپوری	کا	۱	رسالہ
۵۳۲/ ۶...... جناب میر محمد خان جالندھری	کا	۱	رسالہ
۵۳۳/ ۷...... مولانا مفتی محمد سلمان منصورپوری	کا	۱	رسالہ
۵۳۴/ ۸...... مولانا تجمل حسین ایمان قادری نقشبندی	کا	۱	رسالہ
۵۳۵/ ۹...... مولانا ولی محمد گھڑی ساز چوڑا بازار لدھیانہ	کا	۱	رسالہ
۵۳۶/ ۱۰...... جناب محمد عبداللہ اختر متعلم بی،اے	کا	۱	رسالہ
۵۳۷/ ۱۱...... ابومحمد،عبداللہ پنشنر امرتسری	کا	۱	رسالہ
۵۳۸/ ۱۲...... ابوتراب عبدالرحیم محمڈن مشنری	کا	۱	رسالہ
۵۳۹/ ۱۳...... جناب حافظ محمد سیکرٹری انجمن حنفیہ سموال شریف	کا	۱	رسالہ
۵۴۰/ ۱۴...... مرزا محمد مہدی	کا	۱	رسالہ
۵۴۱/ ۱۵...... مرزا غالب: (۱۶/۵۴۲) حضرت بیدل			
۱۷/۵۴۳ شیدا امرتسری: (۱۸/۵۴۴) مولوی عبدالغنی دہلوی	کا	۱	رسالہ
۵۴۵/ ۱۹...... ابوالفصاحت،شیخ احمد حسین اختر	کا	۱	رسالہ
۵۴۶/ ۲۰...... حافظ محمد ابراہیم خادم تاندلیانوالہ	کا	۱	رسالہ

....

گویا بیس حضرات کے	کل	۱۹	رسائل

محاسبہ قادیانیت کی اس جلد میں شامل اشاعت ہیں۔اللہ رب العزت قبول فرمائیں!

نتیجہ:اب تک احتساب قادیانیت ساٹھ جلدیں اور محاسبہ قادیانیت ۲۶ جلدیں کل ۸۶ جلدوں میں تکرار کے حذف کے بعد پانچ سو چھیالیس (۵۴۶) مصنّفین کے کل قدیم ونایاب گیارہ سو چھہتر (۱۱۷۶) کتب ورسائل شائع کرنے کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔الحمدللہ!

اگر اس فتنہ کا مقابلہ نہ کیا گیا تو مسلم سماج مرتد ہو جائے گا

انٹرویو: مولانا قاری سید محمد عثمان منصور پوری

۱۴ر جون ۱۹۹۷ء کو اردو پارک شاہجہانی جامع مسجد دہلی میں ایک عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس ہوئی۔ اس کانفرنس کی تیاری کے موقع پر نمائندہ ''نئی دنیا'' جناب ودود ساجد صاحب نے کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری حضرت مولانا قاری سید محمد عثمانؒ سے انٹرویو لیا جو ہفت روزہ ''نئی دنیا'' کے ۱۷تا۲۳ر جون ۱۹۹۷ء کے شمارہ میں شائع ہوا تھا۔ قارئین ملاحظہ فرمائیں!

سوال: مولانا! اختصار کے ساتھ یہ بتائیے کہ دراصل قادیانیت ہے کیا؟

جواب: چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی کی پیدائش قصبہ قادیان میں ہوئی تھی۔ اس لئے ان کے ذریعے جو گمراہی پھیلائی گئی، اس کو ان کے وطن کی طرف منسوب کرتے ہوئے قادیانیت کہا جانے لگا۔

سوال: لیکن مرزا غلام احمد قادیانی کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ ابتداء میں تو اسلام کے زبردست مبلغ بن کر سامنے آئے تھے؟

جواب: مرزا غلام احمد قادیانی کی پیدائش ۱۸۴۰ء میں ہوئی اور ۱۸۸۰ء کے آس پاس اس نے ''براہین احمدیہ'' کتاب لکھ کر یہ اعلان کیا کہ میں اسلام پر ہونے والے حملوں کا تین سو دلائل سے جواب دوں گا اور میرا جواب پچاس جلدوں پر مشتمل ہوگا۔ اس طرح کی پانچ جلدیں منظر عام پر بھی آئیں اور یوں اس نے خود کو مذہب اسلام کے ایک مبلغ کی حیثیت سے متعارف کرایا اور لوگوں میں اس کی شہرت ہوگئی۔

اسی شہرت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اس نے ۱۸۹۱ء میں لدھیانہ میں اپنے ہاتھ پر بیعت کا سلسلہ شروع کیا۔ اس وقت اس نے دعویٰ کیا کہ میں مسیح موعود ہوں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سلسلے میں ہم تمام مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ آپ کو یہودیوں سے بچا کر خداوند عالم نے آسمان پر اٹھالیا تھا اور آپ قیامت کی بہت بڑی علامت کے طور پر پھر دنیا میں تشریف لائیں گے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے کہا کہ: ''حضرت عیسیٰ وفات پاچکے ہیں، وہ اب دنیا میں آنے والے نہیں ہیں اور ان کے دوبارہ آنے کی جو اطلاع دی گئی ہے، اس سے مراد ان جیسا آدمی ہے اور وہ ان جیسا آدمی میں ہوں۔''

سوال: تو کیا اس وقت کے علماء نے اس کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھایا؟

جواب: اس کے خلاف علماء نے تحریک شروع کی اور اس کو کافر زندیق قرار دیا۔ مگر معاملہ نے شدت اس

وقت اختیار کی جب ۱۹۰۱ء میں مرزا غلام احمد قادیانی نے دعویٰ کیا کہ میں اللہ کا نبی ہوں۔ اس کے ذریعہ نبوت کے اعلان کے بعد ہر مکتب فکر کے تمام علماء نے متفقہ طور پر اس کو کافر قرار دیا اور اس کے پیروکاروں کو خارج از اسلام قرار دے دیا۔ کیونکہ ہم تمام مسلمانوں کا یہ ایمان اور پختہ عقیدہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ نبی آخرالزمان اور خاتم النّبیین ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی قیامت تک آنے والا نہیں ہے۔ لیکن مرزا غلام احمد قادیانی نے کہا کہ محمد بے شک خاتم النّبیین ہیں، مگر خاتم کا مطلب آخری نہیں بلکہ نبی بنانے والی مہر یا ''نبی گر'' ہے۔ اس لئے حضور کا (نعوذ باللہ) سب سے بڑا وصف یہ ہے کہ وہ ''نبی گر'' ہیں اور مجھے اللہ نے نبی بنا کر بھیجا ہے۔ دراصل اس طرح کے واقعات کوئی نئے نہیں ہیں۔ یہ ہر دور میں ہوتا آیا ہے۔ خود حضور اکرم ﷺ کے زمانہ میں بھی اس طرح کے فتنے اٹھے ہیں۔ آپ ﷺ نے قیامت تک آنے والے ایسے تمام مدعیان نبوت کو جھوٹا قرار دیا ہے۔

آپ کی حیات مبارکہ میں ہی اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب نے یہ فتنے اٹھائے۔ مسیلمہ کذاب نے رسول پاک کو ایک خط لکھا: ''من مسیلمة رسول اللہ الی محمد رسول اللہ'' اس نے آنحضور ﷺ کو لکھا کہ آدھی دنیا کے نبی آپ ﷺ اور آدھی دنیا کا نبی میں ہوں۔ مگر رسول پاک ﷺ نے اس کے جواب میں خط لکھا اور اس کو کذاب کہہ کر پکارا۔ لہٰذا اس دنیا میں کوئی بڑے سے بڑا ولی، بزرگ، فقیہ، قطب، ابدال ہوسکتا ہے، مگر فرمان رسول کے مطابق اب کوئی بھی نبوت کا دعویٰ کرنے والا سچا نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا مسلمانوں کا یہ اجتماعی فریضہ قرار پایا کہ وہ اس فتنہ کی بیخ کنی کے لئے سینہ سپر ہو جائیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے بیٹے بشیر احمد قادیانی نے اپنی کتاب ''کلمتہ الفصل'' میں لکھا ہے کہ آپ رسول اللہ ﷺ صرف ایک نبی ہی نہیں بلکہ نبی گر بھی ہیں۔ بہرحال اس سلسلہ میں تمام مکاتب فکر کے علماء اہل حدیث، اہل بریلی، اہل دیوبند اور جتنے بھی طبقات ہیں، سب نے ردّ قادیانیت کی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اس تحریک کے سب سے بڑے محرک حضرت مولانا انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ تھے، ان کے بارے میں ایک واقعہ حضرت مولانا یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے کہ حضرت یہ فرماتے تھے کہ جب سے یہ فتنہ اٹھا ہے مجھے رات کو نیند نہیں آتی اور مجھے یہ خطرہ ستانے لگا ہے کہ اگر یہ فتنہ اسی طرح بڑھتا رہا تو کہیں یہ دین محمدی کے زوال کا سبب نہ بن جائے۔

یہ بھی نقل کیا گیا ہے کہ حضرت کشمیری کو چھ ماہ تک نیند نہیں آئی اور جب اس فتنہ کی سنگینی میں کمی آ گئی تب جا کر کچھ اطمینان حاصل ہوا۔ یہاں یہ بات برمحل ہے کہ حضرت علامہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے اس فتنہ کے ارتداد کے لئے ایک عظیم جماعت تیار کی جس میں حضرت مولانا عبدالوحید صدیقی مرحوم بانی ''نئی دنیا'' بھی شامل

تھے۔مولانا متفکر تھے کہ اگر اس فتنہ کے سرچشمہ پر باندھ نہ باندھا گیا تو یہ پورے مسلم سماج کے ایمان کی بربادی کا سبب بن جائے گا۔

سوال: آخر اس فتنہ کو اٹھانے کا اصل مقصد کیا تھا؟

جواب: دراصل اس فتنہ کو اٹھانے کا اصل محرک انگریز تھا، جس نے دنیا کے بہت سے ممالک پر اپنا تسلط جما رکھا تھا۔لہٰذا انگریز ہندوستان میں بھی مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکاروں کی سرپرستی کررہے تھے۔ غلام احمد قادیانی کا کہنا تھا کہ ہم انگریزی حکومت کے تعویذ ہیں، جس کی وجہ سے اس کی حکومت باقی ہے۔لیکن جب مسلمانوں کا جذبۂ جہاد جوش مارنے لگا تو غلام احمد قادیانی نے اس جذبۂ جہاد کو سبوتاژ کرنے کی ٹھانی اور اپنی تحریروں اور تقریروں کے ذریعہ عام مسلمانوں کی توجہ ادھر سے ہٹادی۔اس نے صاف اعلان کردیا تھا کہ اب جہاد حرام ہوگیا ہے اور اسلام کا غلبہ اب جہاد سے نہیں بلکہ زبانی بات کرنے سے ہوگا۔بہرحال جب یہاں سے انگریز جانے لگا تو اس نے پوری کوشش کی کہ پاکستان میں قادیانی حکومت بن جائے اس میں اسے کامیابی نہیں ملی۔لیکن ظفر اللہ خاں کو وہ پاکستان کی پہلی کابینہ میں شامل کرانے میں کامیاب ہوگئے، جس سے بہت نقصان پہنچا۔

سوال: لیکن انگریز اس فتنہ کو اٹھا کر کیا حاصل کرنا چاہتے تھے؟

جواب: اس فتنہ کو اٹھانے سے انگریزوں کا مقصد یہ تھا کہ جہاں جہاں اس کی حکومت ہے اور جہاں مسلمان اس کے خلاف نبردآزما ہیں، وہاں دین مرزائی کو فروغ دے کر مسلمانوں کی توجہ ادھر سے ہٹادی جائے اور ان کے جذبۂ جہاد کو سرد کردیا جائے تاکہ اس کا تسلط برقرار رہے اور مسلمان جب نبوت کے جھوٹے دعویدار مرزا غلام احمد قادیانی کے تابع ہوجائیں تو پھر وہ ہماری بات کرے۔

ہندوستان میں الحمدللہ! وہ اپنی اس مذموم سازش میں کامیاب نہ ہوسکا۔لیکن یہ فتنہ اب پھر ہندوستان میں بڑی تیزی سے پھیل رہا ہے جس کا مقابلہ بہت ضروری ہوگیا ہے۔اگر اس فتنہ کا ڈٹ کر مقابلہ نہ کیا گیا تو پورا مسلم سماج مرتد ہوجائے گا۔اگرچہ انگریزوں کا وہ مقصد وقتی تھا، مگر یورپ کی ہمیشہ سے اسلام کو مٹانے کی کوشش رہی ہے اور اس کا یہ مشن اب بھی جاری ہے۔یہی وجہ ہے کہ یورپ میں قادیانیوں کو پھلنے پھولنے کے تمام تر مواقع اور سہولیات دستیاب ہیں۔یورپ کو صرف اس سے دلچسپی ہے کہ اسلام مٹ جائے چاہے، اس کی جگہ پر کچھ بھی آجائے۔

سوال: کیا یہ مسئلہ اس وقت سے پیدا نہیں ہوا، جب پاکستان میں قادیانیوں کو کافر قرار دے کر ان پر کئی طرح کی پابندیاں عائد کی گئیں؟

جواب: یہ بہت بڑی غلط فہمی ہے۔ نہ یہ مسئلہ صرف پاکستان کا ہے اور نہ ہی یہ اس وقت سے شروع ہوا جب پاکستان میں ان پر پابندی لگی۔ لیکن چونکہ تقسیم وطن کے وقت قادیانی فتنہ پاکستان چلا گیا تھا اور وہیں سے اس کے خلاف ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء میں دو زبردست تحریکیں چلی ہیں۔ اس لئے یہ مسئلہ پاکستان میں زیادہ شدّت کے ساتھ محسوس کیا گیا۔ اسلام دشمنوں نے پاکستان میں موجود مرزائیوں کو خوب مدد دی اور اس ناپاک فتنہ کو سر ابھارنے میں پوری اعانت دی۔ لیکن درحقیقت یہ پوری دنیا کے مسلمانوں کا مسئلہ ہے۔ اس لئے اس کے خلاف ہر جگہ تحریک چلنی چاہئے۔

سوال: اگر ان کو اپنا کام کرتے رہنے دیں تو اس سے کیا خطرات ہیں؟

جواب: خطرات ہی خطرات ہیں۔ مسلمانوں میں اکثریت بے نمازیوں اور علم دین سے ناواقف افراد کی ہے۔ لیکن ان کے پاس ایمان تو ہے جو سب سے بڑی دولت ہے۔ یہ لوگ ان کے پاس جائیں گے اور اسلام کی خدمت کے نام سے جائیں گے۔ اس لئے خوف اس بات کا ہے کہ بھولے بھالے اور دین اسلام سے پوری طرح ناواقف مسلمان ان کے چنگل میں پھنس جائیں گے۔ مرزائیوں نے مسلمانوں کے عقیدۂ ختم نبوت کو برباد کرنے کے لئے مختلف حربے اختیار کر رکھے ہیں۔ وہ غریبوں کی مالی مدد کرتے ہیں۔ ان کی بیاہ شادیوں میں اعانت کرتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ! اگر ہم ان کو چھوٹ دے دیں اور ان کا مقابلہ نہ کریں تو ایک زبردست سیلاب آئے گا اور پوری امت مسلمہ اس میں بہہ جائے گی۔

سوال: پاکستان میں ان پر کلمہ طیبہ پڑھنے پر بھی پابندی عائد ہے۔ آپ یہ بتایئے کہ کیا شرعی اعتبار سے آپ کسی کو کلمہ طیبہ پڑھنے سے روک سکتے ہیں؟

جواب: بالکل۔ شرعی اعتبار سے ان کو روکنا واجب ہے۔ اگر کوئی غیر مسلم اپنا مندر، مسجد کی شکل میں بنانے لگے تو کیا اعتراض نہیں ہوگا؟ اسی طرح ہم ان سے کہتے ہیں کہ تم اپنا الگ کلمہ بنالو۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ لیکن ہمارا کلمہ پڑھتے ہو اور عقیدۂ ختم نبوت کی دھجیاں بھی اڑاتے ہو یہ تو ہم نہیں ہونے دیں گے۔

سوال: آخر آپ کے پاس ایسی کون سی قوت نافذہ ہے جو آپ ان کو بالجبر کلمہ طیبہ پڑھنے سے روک دیں؟

جواب: ابھی تک تو ہم ان سے زبانی طور پر، تحریری اور تقریری طور پر ہی مطالبہ کرتے آرہے ہیں کہ آپ ہمارا کلمہ طیبہ نہ پڑھیئے۔ دہلی میں ہم جلد ہی ایک کانفرنس کرنے جارہے ہیں۔ اس میں ہم طے کریں گے کہ آخر اس فتنۂ ارتداد کے تدارک کا کیا طریقۂ کار ہو۔ ایک عرصہ پہلے ایک موقع پر مرزا بشیر احمد قادیانی سے لوگوں نے کہا تھا کہ جب آپ مرزا غلام احمد قادیانی کو الگ نبی مانتے ہیں تو جیسا کہ ہر نبی کا کلمہ الگ ہوتا تھا تو آپ لوگ کیوں الگ کلمہ نہیں بنالیتے تو اس نے جواب دیا تھا کہ ہمیں الگ کلمہ بنانے کی ضرورت نہیں

ہے۔ کیونکہ مرزا غلام احمد قادیانی وہی محمد (نبی) ہیں جو تیرہ سو سال پہلے دنیا میں آئے تھے۔

سوال: آپ نے کہا کہ ان کے بہکاوے میں غیر پڑھے لکھے مسلمان آ رہے ہیں اور آ سکتے ہیں۔ تو کیا مسلمانوں کی جہالت کے ذمہ دار علماء اور ان کے قائدین نہیں ہیں؟

جواب: علماء اپنے طور پر پوری کوشش کر رہے ہیں کہ مسلمانوں میں جہالت ختم ہو، لیکن اتنا بڑا طبقہ ہے تو اتنی جلدی جہالت کا خاتمہ ممکن نہیں ہو پا رہا ہے۔ ہم لوگ آہستہ آہستہ تمام مسلمانوں تک پہنچنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن ہم یہ کہتے ہیں کہ وہ طبقہ جو پڑھا لکھا تو ہے مگر دینی معلومات نہیں رکھتا، وہ بھی ان کے جال میں پھنس جاتا ہے۔

سوال: علماء نے اس فتنہ کے مقابلہ کے لئے کیا کوئی انتہائی شکل مرتب کی ہے، مثلاً جہاد وغیرہ؟

جواب: اس طرح کے مرحلہ تک ہم نہیں جا رہے ہیں۔ یہ طریقہ مناسب نہیں ہوتا۔ بس شعوری بیداری پیدا کرنا بہت ضروری ہے۔ وہی مقابلہ کی بہتر شکل ہے۔ ہم لوگوں کو سمجھا رہے ہیں کہ عقیدۂ ختم نبوت کا مطلب کیا ہے؟ ہمیں مرزا غلام احمد قادیانی اان کی جماعت سے کوئی ذاتی پرخاش نہیں ہے۔ لیکن عقیدۂ ختم نبوت کے خلاف جو بھی فتنہ کھڑا کرے گا ہم اس کے خلاف بیداری پیدا کریں گے اور اس کو روکنے کے لئے ہر ممکن اور پرامن قدم اٹھائیں گے۔ ہم عام مسلمانوں کو بھی اور پڑھے لکھے مسلمانوں کو بھی یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ وہ اس فتنہ پر پوری طرح نظر رکھیں اور حتی الامکان اس فتنہ کے علمبرداروں کا ہر طرح سے سماجی بائیکاٹ کریں۔ (قادیانی مغالطے مندرجہ محاسبہ قادیانیت جلد ۲۶ ص ۳۱۷ تا ۳۲۲)

احتجاجی مظاہرہ لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گلشن راوی لاہور کے زیراہتمام ۵ مارچ ۲۰۲۳ء کو نگران پنجاب حکومت کا ایک مشہور قادیانی وقاص حسن نھوکہ کو ایڈیشنل ڈی جی اینٹی کرپشن تعینات کرنے کیخلاف موڑ سمن آباد سے سول سیکرٹریٹ لاہور تک ریلی نکالی گئی اور احتجاجی مظاہرہ کیا گیا جس میں عاشقان مصطفیٰ نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ احتجاجی مظاہرہ میں مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے سیکرٹری جنرل مولانا علیم الدین شاکر، مولانا عبدالنعیم، مولانا عبدالعزیز، بھائی محمد ابراہیم، حاجی سعید الرحمٰن، مفتی انیس احمد مظاہری، مفتی خرم یوسف، مفتی محمد حمزہ، مولانا مفتی مختار احمد، مولانا غلام مصطفیٰ ہزاروی، انجینئر حافظ نعیم الدین شاکر نے شرکت کی۔ مقررین ومظاہرین نے نگران پنجاب حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ اس کو فوری طور پر عہدہ سے ہٹا کر کسی مسلمان کو اس اہم عہدہ پر لگایا جائے قادیانیوں کو اہم عہدہ پر بٹھانا آئین پاکستان اور اسلام کے منافی ہے۔ علماء نے کہا کہ تمام کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو ہٹایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ جب تک وقاص حسن نھوکہ قادیانی کو عہدہ سے نہیں ہٹایا جاتا اس وقت تک احتجاج جاری رہے گا۔

قادیانیت اور مرزا غلام احمد قادیانی

عربی مضمون: الاستاذ عبدالمنعم النمر : ترجمہ: مولوی محمد رضوان ادروی متعلم دارالعلوم دیوبند

مجلّہ ’’الحج‘‘ میں مولانا ابوالحسن علی ندوی کی کتاب ’’القادیانی والقادیانیۃ‘‘ پر تبصرہ شائع ہوا ہے، یہ کتاب چوں کہ اپنے مضامین کے اعتبار سے نئی ہے جس کی تحصیل قارئین مجلّہ ’’الحج‘‘ کے لئے مشکل ہے، اس لئے سمجھتا ہوں کہ کتاب سے کچھ مفید باتیں منتخب کر کے پیش کردوں۔

غلام احمد قادیانی کی پیدائش غیر منقسم ہندوستان کے ایک قریہ قادیان میں ۱۸۳۹ء میں ہوئی۔ اس لئے اس کے مذہب کو قادیانیت اور احمدیت سے تعبیر کیا جاتا ہے اور اس مذہب کے ماننے والوں کو قادیانی اور احمدی کہا جاتا ہے۔ مصنف نے اپنی کتاب میں غلام احمد اور اس کی نشو ونما کے سلسلے میں بحث کی ہے کہ اس کی علمی زندگی ابتداء میں اس طرح شروع ہوئی کہ ہندوستان میں اس وقت دشمنان اسلام کی طرف سے اسلام پر کچھ اعتراضات کئے گئے۔ مرزا مذکور نے اس کے جوابات دیئے۔ جس کی وجہ سے اس نے کچھ شہرت حاصل کر لی اور نوبت بایں جا رسید کہ وہ مسیح موعود بن بیٹھا اور دعویٰ کیا کہ میں ہی وہ مسیح ہوں جس کی بشارت احادیث میں دی گئی ہے۔ یہ دعویٰ کیا اور جمہور مسلمین کے اعتقاد کے خلاف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت کی اور جو نصوص اس کے اس دعوے کے خلاف ثابت ہوئیں ان کی غلط تاویل شروع کر دی۔ مثلاً یہ کہا کہ جن نصوص سے نزول عیسیٰ علیہ السلام ثابت ہوتا ہے وہ اپنے حقیقی معنی پر محمول نہیں ہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ ایک دوسرے مسیح کا ظہور ہوگا اور مسیح اوّل تو کشمیر میں دفن کر دیئے گئے، بھلا حشر سے پہلے کیسے اٹھ سکتے ہیں۔

جن احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح علیہ السلام دمشق میں آئیں گے ان کے متعلق غلام احمد کہتا ہے، کہ دمشق کے معنی مجازی مراد ہیں یعنی ایک ایسے قریہ میں مسیح آئیں گے جو دمشق کے مشابہ ہوگا اور وہ قادیان ہے۔ جس میں میں نے جنم لیا ہے۔ شیخ عبدالمنعم صاحب فرماتے ہیں:

’’مجھے ہندوستان میں ایک مدت تک رہنے کی وجہ سے یہ تجربہ ہوا کہ جس طرح سرسبز وشاداب زمین میں ہر قسم کی گھاس اگ جاتی ہے، یہی حال ہندوستان کے لوگوں کا ہے کہ جو تحریک بھی وہاں اٹھائی جاتی ہے اس کے ہم نوا کچھ نہ کچھ ہو ہی جاتے ہیں۔

اگر یہ غلام احمد کسی عربی ملک میں یہ دعویٰ کرتا تو اس کا بھی وہی حشر ہوتا جیسا کہ اس سے پہلے نبوت کے غلط دعوے داروں کا ہوا۔

سچ پوچھئے تو اس مذہب کے پھیلانے میں انگریزوں کا بہت بڑا دخل ہے۔ کیوں کہ ان کا نظریہ تھا کہ جب تک مسلمانوں میں اختلاف رہے گا ان کی حکومت قائم رہے گی، چوں کہ انگریزوں سے جہاد کا اعلان کیا جاچکا تھا اور حکومت برطانیہ اس سے بہت بڑا خطرہ محسوس کرتی تھی۔ اس لئے وہ چاہتی تھی کہ کسی طرح کوئی انہیں میں سے جہاد کی فرضیت کے خلاف آواز اٹھاوے تاکہ جہاد کی ہوا سرد پڑ جائے۔

مزید برآں ہندوستان کے ہندو، مسلمانوں کے عرب کے ساتھ میل ملاپ رکھنے کی وجہ سے ان پر غضبناک تھے، انگریز چاہتے تھے کہ مسلمانوں کی اس توجہ کو کسی تدبیر سے دوسری طرف موڑ دیا جائے۔

مصنف لکھتے ہیں کہ ہندو قوم کے نقیب اخبار (بندے ماترم) میں (جو ۲۲/اپریل ۱۹۳۲ء کو شائع ہوا ہے) ایک ہندو مقالہ نگار شنکر داس اپنے مقالہ میں اس خیال کا اظہار کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ ''ہمیشہ سے مسلمان ہندوؤں سے اپنے کو علیحدہ اور ممتاز رکھنا چاہتے تھے۔'' اخیر میں لکھتا ہے کہ ''یہ لوگ اسی تاریکی میں تھے کہ ایک روشنی یعنی قادیانیت کی داغ بیل پڑی۔ جس کی وجہ سے ہم ہموطنوں کو کچھ امید بندھی اور جتنا مسلمان قادیانیت پر توجہ دیں گے وہ قادیان کو ہندوستان کا مکہ اور روحانی مرکز سمجھیں گے۔''

پھر مصنف نے لکھا ہے کہ قادیانیت کا اثر اسلامی تہذیب اور اسلامی وحدت پر ایسا پڑا کہ جو شخص بھی قادیانیت کے رنگ و بو میں رنگا گیا۔ اس کا روحانی تعلق نبی اعظم ﷺ سے منقطع اور ختم ہوگیا اور میں تو کہتا ہوں کہ وہاں کی آب وہوا اور زمین کا یہ اثر ہے کہ غلام احمد نے اپنے مسیح ہونے کا دعویٰ کیا اور اس کی ہاں میں ہاں ملانے والے بھی کچھ نہ کچھ پیدا ہوگئے جس کے نتیجے میں اس نے جرأت کا مظاہرہ کردیا کہ میں ''نبی یوحی الیّ'' ہوں اور میری نبوت پر ایمان لانا واجب ہے اور جو شخص تمام انبیاء پر ایمان رکھتا ہے لیکن میری نبوت کا انکار کرتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کے قول ''لا نفرّق بین احد من رسله'' کے خلاف کرتا ہے، لہٰذا وہ اپنے ایمان میں کامل نہیں ہوسکتا۔ اس دعوے کی ابتداء اس نے ۱۹۰۱ء میں کی۔ اس سلسلے میں مختلف رسالے اور کتابیں لکھنی شروع کردیں اور مخالفین کو دھمکانا شروع کردیا کہ وہ اسلام سے خارج ہیں۔

اور یہ بھی دعویٰ کیا کہ میری تصدیق میں اللہ تعالیٰ نے دس ہزار سے زیادہ آیات سماویہ نازل کی ہیں اور میری نبوت کی شہادت خود قرآن نے اور رسول نے دی ہے اور انبیاء سابقین نے میری بعثت کے زمانے کا پتہ بھی دیا ہے اور وہ یہی زمانہ ہے جس میں میں مبعوث کیا گیا ہوں۔ (کتاب مذکور ص ۶۸)

اور اس کا خیال ہے کہ انسانیت کی تکمیل نہیں ہوئی تھی۔ مگر اس کی بعثت کے بعد اس کی تکمیل ہوگئی۔

چنانچہ اس کے لڑکے نے لکھا ہے کہ: ''جو مسلمان مسیح موعود کی بیعت میں داخل نہ ہوگا خواہ اس نے اس کا نام سنا ہو یا نہ سنا ہو تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے'' (آئینہ صداقت ص ۳۵، انوار العلوم ج ۶، ص ۱۱۰)

یہی وجہ ہے کہ یہ لوگ مسلمانوں کے ساتھ نہیں رہتے اور نہ ان کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں اور نہ جنازہ میں شرکت کرتے ہیں اور ان کا اعتقاد ہے کہ قادیانیت کے قبول کرنے سے پہلے جس نے حج کیا ہے اس کا حج باطل ہے۔ (کتاب مذکور ص ۱۷)

اور مرزا کا کہنا ہے کہ ''انبیاء سابقین کے تمام کمالات اس میں جمع کردیئے گئے ہیں، بلکہ اس نے اتنی ترقی کی کہ وہ نبی کریم ﷺ سے بھی افضل اور برتر ہے۔'' (کلمۃ الفصل ص ۱۱۳)

''اس لئے کہ اس کے لئے شمس وقمر دونوں کے اندر گہن لگایا گیا اور نبی کریم ﷺ کے لئے تو محض قمر ہی میں گہن ہوا تھا۔'' (اعجاز احمدی ص ۷۱، خزائن ج ۱۹، ص ۱۸۳)

مصنف نے اور بھی بہت سی ایسی عبارتیں نقل کی ہیں۔ مثلاً اس کا دعویٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے الہام کرتا ہے کہ ''انت منی بمنزلة ولدی'' یعنی تم میرے لڑکے کی جگہ ہو اور تم میرے ایک جز ہو۔

(حقیقۃ الوحی ۸۶، خزائن ج ۲۲، ص ۸۹)

''اسمع ولدی'' اے میرے لڑکے سنو۔ (البشریٰ ج ۱، ص ۴۹)

''یا قمر یا شمس انت منی وانا منک'' اے قمر اے آفتاب تم تو مجھ میں سے ہو اور میں تم میں سے ہوں اور اللہ تعالیٰ تمہاری تعریف کرتا ہے اور تمہاری طرف متوجہ ہوتا ہے۔

(حقیقۃ الوحی ص ۷۴، خزائن ج ۲۲ ص ۷۷)

یہ جتنی باتیں مصنف کی کتاب سے نقل کی گئی ہیں یہ سب کی سب مصنف نے قادیانی کتابوں سے لی ہیں، اس لئے اس میں کوئی شک کی گنجائش نہیں۔

پھر مصنف نے اپنی کتاب کے اندر ''القادیانی فی المیزان'' کے عنوان سے تیسرا باب قائم کیا ہے اور مرزا کی کتاب ''شہادت القرآن ص ۴'' سے نقل کیا ہے:

کہ میرا عقیدہ ہے کہ اسلام کے دو جزو ہیں: (۱) اطاعت اللہ (۲) اطاعت حکومت یعنی حکومت برطانیہ کی اطاعت جس نے اپنے احسان کو عام کردیا ہے اور ہم اس کے سائے میں ظالمین سے محفوظ ہیں۔

مرزا غلام احمد نے پنجاب کے نائب حاکم کے پاس ایک رسالہ پیش کیا تھا جس میں لکھا ہے کہ ''میں ابتدائے عمر سے حکومت برطانیہ کے سائے میں ہوں اور اب ساٹھ برس کی عمر کو پہنچا۔ میں اپنی زبان وقلب سے کوشش کروں گا کہ مسلمانوں کے دلوں کو حکومت برطانیہ کی طرف پھیر دوں اور جن لوگوں نے حکومت سے جہاد کا اعلان کیا ہے ان کی اس تحریک کو دبادوں۔'' (مجموعہ اشتہارات ج ۳، ص ۱۱)

ایک جگہ لکھتا ہے کہ: ''میں نے بیسیوں کتابیں عربی، اردو فارسی میں لکھی ہیں جن میں جہاد کو عبث

ثابت کرنے کی کوشش کی ہے اور یہ کوشش کی ہے کہ تمام مسلمان حکومت کے مداح اور ہمنوا ہو جائیں۔

(مجموعہ اشتہارات ج۲،ص ۳۶۶، ۳۶۷)

سب سے عجیب بات یہ ہے کہ اس نے اپنی کتاب ''نور الحق حصہ اول'' جو عربی زبان میں ہے (ص ۳۳و۳۴ خزائن ج ۸،ص ۴۵، ۴۶) میں اپنی ان خدمات کا تذکرہ کیا ہے جو اس نے انگریزوں کی حمایت میں کی ہیں اور اس کے عربی کتاب لکھنے کا مقصد یہ تھا کہ عرب کو بھی انگریزوں کی طرف مائل کر دے۔ پھر اس نے دعویٰ کیا ہے کہ میں ان خدمات میں منفرد ہوں اور مجھے حق ہے کہ کہوں کہ میں نے حکومت کو محفوظ کیا ہے اور میرے رب نے مجھے بشارت دی کہ ''ماکان اللہ لیعذبھم وانت فیھم'' اللہ تعالیٰ میری موجودگی میں اس حکومت کو برباد نہیں کر سکتے۔ اس کے بعد پھر مصنف نے مرزا کی ان خدمات کا تذکرہ کیا ہے جو اس نے انگریزی حکومت کے سلسلے میں کی ہیں۔ ان میں سے ایک جہاد کی لغویت کا بھی تذکرہ ہے۔ چنانچہ مرزا نے اپنی کتاب (اربعین نمبر۴ص ۱۳، خزائن ج ۱۷،ص ۴۴۳ حاشیہ) میں لکھا ہے کہ مسیح موعود کے زمانے میں جہاد کو بیکار قرار دیا گیا ہے اور وہ خدمات جو قادیانی جماعت نے ہند، وبیرون ہند میں انگریزی حکومت کی کی ہیں ان کا بھی تذکرہ ہے۔

وہ لکھتا ہے کہ دو آدمی قادیان کے انگریزی حکومت کی طرف سے افغانستان میں جاسوس تھے جب حکومت افغانستان کو اس کا پتہ چلا تو اس نے ان دونوں کو قتل کرا دیا۔ اس کی اطلاع وزیر داخلہ افغانستان نے ۱۹۲۵ء میں دی تھی۔ ۳/مارچ ۱۹۲۵ء کے قادیانی رسالہ (الفضل قادیان ج ۱۲، نمبر ۹۶،ص ۳، کالم ۳، مورخہ ۳ مارچ ۱۹۲۵ء) میں اس پر فخر کیا تھا کہ ہمارے دو آدمی اپنے عقیدے کے اظہار میں قتل کئے گئے۔

مصنف نے قادیانیوں کے بارے میں ڈاکٹر اقبال کی رائے ذکر کی ہے کہ غلام احمد قادیانی انگریزوں کا ہمنوا اور دلدادہ ہے اور اس کا نظریہ ہے کہ اسلام کی بلندی اور اس کا وقار انگریزوں کی غلامی ہی میں ہے۔ مسلمانوں کی سعادت یہی ہے کہ وہ انگریزوں کے محکوم بن کر رہیں اور وہ انگریزی حکومت کو مسلمانوں کے لئے سایۂ رحمت سمجھتا ہے۔

پھر مصنف نے باب ثالث کی تیسری فصل میں غلام احمد قادیانی کی اور بہت سی ایسی باتوں کا تذکرہ کیا ہے جو ناپسندیدہ اور بے جا قسم کی ہیں اور بہت سی ایسی باتیں ہیں جو انگریزوں کے اخلاق سے ملتی جلتی ہیں۔

پھر مصنف قادیانیت کی تنقید کی طرف متوجہ ہوئے کہ قادیانیت ایک ایسا فرقہ ہے جو مذہب اسلام کے مقابلے میں قائم کیا گیا ہے اور یہ ایک ایسی جماعت ہے جو مسلمانوں کے مقابلے میں بنائی گئی ہے۔ سچ پوچھئے تو اس مذہب اور اس جماعت کا اسلام اور مسلمانوں سے دور کا بھی لگاؤ نہیں اور مصنف نے یہ بات ان

شواہد کی روشنی میں کہی ہے۔ جو ان ہی کے کلام پر مبنی ہیں۔ مثلاً وہ لوگ کہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد کے صحابہ کی حیثیت وہی ہے جو نبی کریم ﷺ کے صحابہ کی تھی اور جو شخص قادیان کا حج نہ کرے وہ بدبخت ہے اور محروم ہے۔ اور یہ کہتے ہیں تین شہر یعنی مکہ، مدینہ، قادیان مقدس ہیں اور قادیان کی عبادت گاہ پر اللہ تعالیٰ کا قول: ''من دخلہ کان اٰمنا '' صادق آتا ہے اور مسجد اقصیٰ سے مراد یہی غلام احمد قادیانی کی عبادت گاہ ہے جو قادیان میں ہے۔ اگر کوئی قادیان کا حج کئے بغیر مکہ کا حج کرے تو اس کا حج نہیں ہوگا۔

قادیانیت کے بارے میں ڈاکٹر اقبال کی ایک رائے ایک انگریزی اخبار اسٹیٹس مین نے شائع کی ہے کہ قادیانیت کا مقصد ایک جدید جماعت کی تشکیل کرنی ہے جس کی بنیاد ایک نئی نبوت پر رکھی گئی ہے، جو نبی کریم ﷺ کی نبوت کے مقابلے میں ہے اور جب جواہر لال نہرو نے یہ سوال کیا کہ جب قادیانی بھی مسلمانوں ہی کی ایک جماعت ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ مسلمان اس کے علیحدہ کرنے کے درپے ہیں تو ڈاکٹر اقبال نے جواب میں کہا تھا کہ بات یہ ہے کہ قادیانی جماعت نے اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ بنا رکھی ہے۔ جس کا کوئی لگاؤ نبی کریم ﷺ کی امت سے نہیں، بلکہ یہ نئے نبی کی نئی امت ہے۔

قادیانی کہتے ہیں کہ ہم قرآن پر ایمان رکھتے ہیں اس کے باوجود وہ قرآن کے اندر من مانی تاویلیں کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ ختم نبوت کے مسئلے میں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے قول ''ولٰکن رسول اللہ وخاتم النّبیین '' میں خاتم سے مراد زیور یا زینت کی چیز ہے یا تصدیق کرنے کی مہر ہے جیسا کہ بڑوں میں مہر بطور زینت استعمال ہوتی ہے اور ختم کا غذات پر مہر بندی کرنے کو بھی تو کہتے ہیں تاکہ کاتب مکتوبات کی تصدیق کرلے۔ اس لئے قرآن کے اندر جو ''خاتم النّبیین '' ہے اس کے معنی ہیں کہ نبی کریم ﷺ تمام انبیاء کی تصدیق کرنے والے، اور ان کے لئے زینت بن کر تشریف لائے تھے کوئی اور معنی مراد نہیں۔

ایسی ہی اور بھی اپنے مقصد میں کامیاب ہونے کے لئے من گھڑت تاویلیں کرتے ہیں اور یہ طریقہ ایسا رائج کردیا ہے جو چاہے علم نبوت بلند کردے اور قرآنیات میں اپنی خواہش کے مطابق تاویلیں کرتا رہے۔ یہی وجہ ہے کہ قادیانی کے ایک بڑے رہنما نے اس کا سختی سے انکار کیا کہ اگر یہی طریق رائج رہا تو پھر قادیانیت بھی خطرہ میں پڑ جائے گی اور ان میں کئی گروہ ہوجائیں گے اور الگ الگ نبوت کے دعوے دار بن بیٹھیں گے اور مسلمانوں میں سے ایک ایک جماعت کو اپنے ساتھ الگ کرلیں گے۔ میری مراد محمد علی لاہوری سے ہے کہ جس نے مرزا کی نبوت سے انکار کردیا ہے۔ ہاں اتنی بات کہتا ہے کہ مرزا مجدد ہے، نبی نہیں۔ لہٰذا اب ایک گروہ محمد علی لاہوری کا ہم خیال ہوگیا اور اس جماعت کو ''قادیانی لاہوری'' کہا جانے لگا اور پہلی جماعت کی باگ ڈور مرزا کے لڑکے محمود کے ہاتھ میں آگئی۔ پھر مصنف نے محمد علی لاہوری کے مرزا

غلام احمد قادیانی کی نبوت کے انکار کر دینے کی توثیق کی ہے اور اب محمد علی کہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی جو کہتے ہیں کہ میں نبی ہوں، اس سے مراد مجددیت یا مسیح ہونے کا دعویٰ ہے نبی کے حقیقی معنی مراد نہیں ہیں اور بھی اس قسم کی بہت سی باتیں ہیں۔

محمد عبداللہ سابق مدیر معاہد دینیہ نے محمد علی لاہوری کے ترجمہ میں بہت سی گرفت کی ہے جو دو مہینے سے مجلۃ الازہر (مصر) میں شائع ہو رہی ہے۔ اور ہمارے مصنف مولانا ابوالحسن صاحب ندوی نے محمد علی کی تفسیر کی بعض لغوی اور ادبی مقامات کی بہت سی غلطیوں کی نشان دہی اور بہت سی بعید از عقل تاویلات پر متنبہ بھی کیا ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ محمد علی تاویل کرتا ہے کہ معجزات امور طبعیہ ہیں جو قوانین طبیعت کے مطابق ہوتے ہیں، کوئی دوسری چیز نہیں۔ گویا محمد علی معجزہ کا بطور خرق عادت انکار کرتا ہے۔ ایسے ہی اللہ تعالیٰ کے بنی اسرائیل سے تخاطب ''فاقتلوا انفسکم'' میں تاویل کرتا ہے کہ مراد اس سے شہوات کا قتل کرنا ہے اور ''فاضرب بعصاک الحجر'' کے معنی (اے موسیٰ آپ پہاڑ پر چڑھ جایئے) بیان کرتا ہے۔ نیز وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے گہوارہ میں کلام کرنے کا انکار کرتا ہے کہ یہ فطرت کے خلاف ہے، اس کا خیال ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے محض اپنی ماں سے نہیں پیدا ہوئے بلکہ حضرت مریم نے یوسف نجار سے شادی کی تھی تب یہ عالم وجود میں آئے۔

ایسے ہی مصنف نے اپنی کتاب میں محمد علی کی دوسری بے جا تاویلات کا بھی تذکرہ کیا ہے۔ اخیر میں مصنف نے لکھا ہے کہ اگر حکومت برطانیہ کی پشت پناہی نہ ہوتی تو پھر یہ تحریک پروان نہ چڑھی ہوتی۔ یہ حقیقی اسلام سے ناواقف ہونے کی بنا پر اللہ کا بہت بڑا عذاب ہے جو اس جماعت پر نازل ہوا ہے۔

ختم نبوت کانفرنس احمد پور سیال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۵ مارچ ۲۰۲۳ء کو اڈا کسوانہ احمد پور سیال ضلع جھنگ سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد مدظلہ نے جبکہ نگرانی مقامی امیر مولانا سید عبدالرحمٰن شاہ نے کی۔ اس کانفرنس کی ابتداء قاری غلام مرتضیٰ کی تلاوت کلام پاک سے ہوئی۔ نعتیہ کلام جناب ابوبکر مدنی نے پیش کیا۔ نقابت کے فرائض مولانا غازی عبدالرشید سیال مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد نے انجام دیئے۔ مولانا نور محمد ہزاروی سرگودھا اور مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان نے خصوصی بیانات سے عوام الناس کے ایمان کو تازہ کیا۔ آخر میں خواجہ عزیز احمد مدظلہ نے دعا فرمائی۔

قادیانیوں سے چند سوالات

مولانا عتیق الرحمٰن

۱...... مرزا قادیانی نے اپنے متعلق (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۹۷ خزائن ج۲۱ ص۱۲۷) پر لکھا ہے:

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

اس شعر میں مرزا نے خود کو بشر کی جائے نفرت کہا ہے۔ بشر کی جائے نفرت انسان کی سب سے شرم وعار کی جگہ ہے۔ قادیانی بھی اس سے بے خبر نہیں۔ قادیانیوں نے کبھی اس پر سوچا ہے کہ انہوں نے انسانوں کی جائے نفرت کو پکڑ رکھا ہے۔ ایک نبی کی بجائے انسان کی جائے نفرت وجائے شرم وجائے عار پر قادیانی مرد وعورت، بچہ، بوڑھا، صحیح وسقیم، کالا، گورا، افریقی، امریکی ہر قادیانی جو آج قادیانی ہوا یا دس نسلوں سے قادیانی چلا آ رہا ہے۔ گویا ہر وہ قادیانی جو مرزا کو مانتا ہے بقول مرزا اس کے ہاتھ میں مرزا کے دامن کی بجائے انسان کی جائے نفرت ہے جس کو اس نے تھام رکھا ہے۔ (معاذ اللہ) حق کے دامن رحمت کو چھوڑ کر مرزا قادیانی کو پکڑا ہے تو اس نے ان کو ہاتھ میں کیا تھما دیا؟ مرزا قادیانی کے اس فرمان پر قادیانی بار بار غور فرمائیں۔ شاید بہتوں کا بھلا ہو جائے۔

۲...... مرزا قادیانی نے اپنی کتاب (دافع البلاء ص۲۰ خزائن ج۱۸ ص۲۴۰) پر لکھا ہے:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے

اس پر ہمارا یہ سوال ہے کہ قرآن مجید میں سیدنا ابن مریم علیہما السلام کا تذکرہ جگہ جگہ موجود ہے۔ کیا اب قرآن مجید سے سیدنا مسیح ابن مریم کا ذکر نکال دینا چاہئے؟ کیا قادیانیوں نے مرزا کے حکم کی تعمیل میں ایسے کیا؟ کیا دنیا میں ایک قادیانی ایسا ہے جس نے ملعون قادیان کے اس حکم کی تعمیل میں قرآن مجید سے مسیح ابن مریم کے تذکرہ کو چھوڑ دیا ہو؟

اگر ایسا نہیں تو پھر سوال ہوگا کہ کیا ملعون قادیان کے ماننے والا قادیانی دنیا میں ایک بھی نہیں؟

الجھا ہے پاؤں قادیان کی ڈھاب میں لو اپنے دام میں صیاد آ گیا

۳...... مسیحی حضرات کا عقیدہ ہے کہ مسیح ابن مریم صلیب پر چڑھ کر ہمارے گناہوں کا کفارہ ہو گئے۔ قرآن مجید میں ہے ''وما صلبوہ'' کہ یقیناً وہ صلیب نہیں دیئے گئے۔ مرزا قادیانی کہتا ہے کہ مسیح صلیب پر چڑھائے گئے۔ (مگر مرے نہیں)۔ اب قادیانیوں سے سوال ہے:

کہ مسیحی مؤقف:　　مسیح صلیب پر چڑھائے گئے۔

قرآن مجید کا مؤقف:　　مسیح علیہ السلام صلیب پر نہیں چڑھائے گئے۔

مرزا قادیانی کہتا کہ مسیح صلیب پر چڑھائے گئے۔ فرمائیے کہ مرزا کا موقف مسیحی حضرات والا موقف ہے یا قرآن مجید والا؟ سوچئے بار بار سوچئے!

اور پھر یورپ میں جا کر مسیح علیہ السلام کے صلیب دیئے جانے کو قادیانی بیان کرتے ہیں تو وہ مسیحیت کی تائید کر رہے ہوتے ہیں یا اسلام کی؟ کاش کچھ سوچا ہوتا۔

۴...... مرزا قادیانی نے لکھا کہ ''انگریز قوم دجال ہے۔''

مرزا قادیانی نے لکھا کہ ''انگریزی حکومت کی اطاعت فرض ہے۔''

مرزا قادیانی نے کہا کہ ''میں مسیح ہوں۔''

مسیح ہو کر دجال (انگریز) کی پیروی کا حکم کرنا۔ قادیانی حضرات فرمائیں کہ مرزا قادیانی دجال کا حامی تھا یا اس کا مخالف؟ سوچئے اور بار بار سوچئے کہ مسیح ہو کر دجال کی حمایت؟ ہے کوئی دجالیت کی انتہاء؟

کہیں ایسا تو نہیں کہ مرزا قادیانی ایسی باتیں لکھتے ہوئے سیاہی کی جگہ بھنگ استعمال کرتا تھا؟

مسافران آخرت

مفتی اعجاز الحق حقانی پشاور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ماشوخیل پشاور کے امیر مولانا مفتی اعجاز الحق حقانی کو ۱۸ فروری ۲۰۲۳ء نماز فجر کے وقت مسجد میں داخل ہوتے ہوئے شہید کر دیا گیا۔ آپ ماشوخیل و مضافاتی کئی علاقہ جات میں دس سال سے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ میں اپنا کردار ادا کرنے میں پیش پیش تھے۔ انتہائی ملنسار، خاکسار اور با اخلاق ساتھی تھے۔

جناب مہر حق نواز سرگانہ کو صدمہ

جناب مہر حق نواز سرگانہ احمد پور سیال ضلع جھنگ کے صاحبزادے مولانا حافظ محمد عاصم سرگانہ ۲۸ فروری ۲۰۲۳ء بروز منگل ٹریفک حادثے میں شہید ہوگئے۔ حضرتؒ صوم وصلوۃ کے پابند، انتہائی صابر وشاکر اور خلیق وصالح انسان تھے، ادب اور خدمت میں بڑے حریص تھے۔

اللہ تعالیٰ مندرجہ بالا حضرات کے درجات بلند کرتے ہوئے انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین وپسماندگان کو صبر جمیل اور اجر جزیل عطا فرمائے۔

تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے: مبصر: مولانا اللہ وسایا

مکاتیب المشائخ: جمع وترتیب: مولانا محمد زکریا قریشی: صفحات: ۲۵۴: قیمت: درج نہیں: ناشر: خانقاہ سعدیہ نقشبندیہ مجددیہ جامعہ عربیہ سراج المدارس ٹیکسلا ضلع راولپنڈی: رابطہ: 0300-5050762

مرشد العلماء والصلحاء حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ کے خلیفہ اجل شیخ المشائخ حضرت مولانا عبدالغفور قریشی اپنے زمانہ میں شیخ زمانہ اور مرشد دوران تھے، حق تعالیٰ شانہ نے آپ کو خوبیوں کا مرقع بنایا تھا۔ بیک وقت داعی الی اللہ، مصلح، استاذ العلماء، نامور خطیب اور جرأت و بہادری کے پیکر تھے۔ ایک زمانہ آپ کے فیوض و برکات سے متمتع رہا۔ آپ کی دیگر تبلیغی و اصلاحی، تعلیمی و تربیتی مصروفیات کے علاوہ خط وکتاب سے تبلیغی و اصلاحی خدمات سرانجام دینا بھی مصروفیات کا حصہ تھا۔ پھر وہ خطوط دو قسم کے ہیں: ایک اکابر و مشائخ کے خطوط آپ کے نام، دوسرے آپ کے خطوط اکابر یا اصاغر کے نام، دونوں قسم کے خطوط اپنے اندر جامعیت کی شان کو لئے ہوئے ہیں۔ دونوں قسم کے خطوط علمی، ادبی، دینی اور تاریخ کا حصہ ہیں۔

مبارک باد کے مستحق ہیں ہمارے حضرت مولانا عبدالغفور قریشی کے صاحبزادگان کہ ان حضرات نے دونوں قسم کے خطوط کا ریکارڈ محفوظ رکھا جو یقیناً آج ''تاریخی ورثہ'' کا درجہ رکھتے ہیں۔

پھر کتنی بڑی سعادت کی بات ہے کہ ہمارے مخدوم حضرت مولانا صاحبزادہ عبدالہادی مدظلہ کے حکم پر ان خطوط کو ترتیب دے کر ''مکاتیب المشائخ'' کے نام سے شائع کر دیا ہے۔ ان کی برکات کے نزول کا اثر ہر قاری محسوس کرے گا۔ اس خدمت پر جناب صاحبزادہ صاحب ڈھیروں مبارک باد کے مستحق ہیں۔

پانی کے مسائل وسائل اور شرعی احکام: تالیف: حافظ ذیشان یاسین۔ صفحات: ۹۰: قیمت: درج نہیں: ناشر: مکتبہ عشرہ مبشرہ ۱۸ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور: رابطہ نمبر: 0301-9235118!

زیر نظر کتاب پانی کے تقریباً تمام تر مسائل و وسائل اور اس کے احکام کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ مولف نے پانی کی اہمیت وافادیت کو قرآن کی روشنی میں بیان کرنے کے ساتھ ساتھ پانی کے ضائع کرنے کی ممانعت کو احادیث کی روشنی میں اور پھر پانی کی خرید وفروخت کا شرعی حکم، پانی پینے کے سنن وآداب کو مفصل تحریر کیا ہے۔ علاوہ ازیں روزمرہ کے پیش آنے والے مسائل کو آسان الفاظ اور عام فہم طرز میں سپرد قلم کیا ہے۔ دیدہ زیب ٹائٹل اور عمدہ کاغذ سے مزین ہے۔

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ

تحفظ ختم نبوت سیمینار نواب شاہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواب شاہ کے زیر اہتمام ۱۶ جنوری ۲۰۲۳ء بعد نماز مغرب فیصل میرج ہال مریم روڈ نواب شاہ میں تحفظ ختم نبوت سیمینار مولانا تجمل حسین مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواب شاہ کی زیرنگرانی منعقد کیا گیا۔ نقابت کے فرائض راقم نے سرانجام دیئے۔ بعد نماز مغرب پہلی نشست کا آغاز حافظ محمد عمیر خان کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ وفاق المدارس العربیہ کے مسئول حضرت مولانا مفتی محمد اکمل، حضرت مولانا محمد عثمان، حضرت قاری محمد حنیف عثمانی، حضرت مولانا محمد اشرف اور حضرت قاری عبدالقیوم چنہ امیر جمعیت نواب شاہ کے مختصر بیانات ہوئے۔ بعد ازاں مرکزی راہنما حضرت مولانا قاضی احسان احمد اور حضرت مولانا مفتی محمد اعجاز مصطفیٰ امیر عالمی مجلس کراچی نے تحفظ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داری کے عنوانات پر بیانات کئے۔ سیمینار میں علاقہ بھر سے علماء کرام، ائمہ مساجد، مہتممین مدارس، اسکول و کالج کے ٹیچرز، پروفیسرز، ڈاکٹرز، وکلاء، صحافی اور تاجروں نے بھرپور شرکت کی۔ آخر میں نماز عشاء ہال میں ہی باجماعت ادا کی گئی۔ (رپورٹ: قاری عبداللہ فیض)

قصور واوکاڑہ میں پروگرامات

۲۲ر جنوری ۲۰۲۲ء قاری مشتاق احمد امیر عالمی مجلس قصور کی صدارت میں بعد نماز ظہر ختم بخاری شریف کی تقریب منعقد ہوئی جس میں حضرت مولانا اللہ وسایا، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی کے بیانات ہوئے اور طلباء کی دستار بندی ہوئی۔ بعد نماز عشاء جامعہ عبداللہ بن عباس میں ختم نبوت کانفرنس مولانا سید زہیر شاہ ہمدانی کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ جس میں رانا عثمان قصوری، حافظ افتخار احمد نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ نقابت مولانا عبدالرزاق مجاہد نے کی۔ اکابرین ختم نبوت کے بیانات ہوئے، طلباء کی انعامات کی تقریب ہوئی۔ مولانا محمد امجد خان نے خطاب کیا۔ اختتامی دعا پیر رضوان نفیس نے کرائی۔ آخر میں لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

۱۶ر فروری ۲۰۲۲ء دارالعلوم رحمانیہ سٹیل باغ قصور میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت مولانا محمد قاسم نے کی۔ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، قاری علیم الدین شاکر، مولانا عبدالرزاق مجاہد کے بیانات ہوئے۔ طلباء کی دستار بندی ہوئی۔ اختتامی دعا پیر رضوان نفیس نے کرائی۔ لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

۱۷فروری اوکاڑہ میں حضرت مولانا اللہ وسایا نے جمعہ کا خطبہ ارشادفرمایا۔ بعدازیں جامعہ اشرفیہ میں طلباء کی دستار بندی کی تقریب منعقد ہوئی جس کی صدارت مولانا نصراللہ، نگرانی مولانا عبدالقدیر نے کی۔

ختم نبوت کانفرنس شادی پورہ لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یونٹ شادی پورہ بند روڈ لاہور کے زیراہتمام ۴فروری ۲۰۲۳ء کو تحفظ ختم نبوت کانفرنس ادارۃ الفرقان میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں بڑی تعداد میں مجاہدین ختم نبوت وعشاقان ختم نبوت نے شرکت کی۔ کانفرنس میں حضرت مولانا اللہ وسایا، مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، حضرت اقدس الحاج شاہ عبدالمعید سکھر، مرکزی رہنما مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا مفتی محمد اعجاز فیصل آباد، قاری ظہورالحق، میاں محمد رضوان نفیس، مولانا علیم الدین شاکر، ، مولانا عبدالنعیم، مولانا محمد حنیف کمبوہ، مولانا سعید وقار، مولانا محمد قاسم گجر، قاری محمد عابد حنیف، مولانا عبدالواجد، مولانا پیر غلام مصطفیٰ، مولانا اخلاق احمد، مولانا محمد ارشاد سمیت علماء، قراء اور ہزاروں کی تعداد میں عوام نے شرکت کی۔

چکڑالہ میں ختم نبوت کانفرنس

سلسلہ اویسیہ کے شیخ طریقت حضرت مولانا اللہ یار چکڑالوی کی مسجد میں ۱۳فروری ۲۰۲۳ء کو عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت مرکزی نائب امیر مولانا صاحبزادہ عزیز احمد مدظلہ نے کی۔ کانفرنس سے مولانا قاری عبیدالرحمٰن تلہ گنگ، مولانا مفتی کفایت اللہ، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے خصوصی خطبات ہوئے۔ کثیر تعداد میں عوام الناس نے شرکت کی۔

ختم نبوت کانفرنس چک نمبر ۱۶۹ ایم ایل منکیرہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام عظیم الشان تحفظ ختم نبوت ۱۵؍فروری ۲۰۲۳ء بروز بدھ بعد نماز عشاء چک نمبر ۱۶۹ ایم ایل تحصیل منکیرہ بھکر مدرسہ خاتم النّبیین ﷺ میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا جس میں تمام مکاتب فکر کے رہنماؤں نے شرکت اور خطابات کیے، حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس، حضرت مولانا اللہ وسایا، علامہ اصغر نورانی ناظم جمعیت علمائے پاکستان، مولانا نور محمد ہزاروی امیر عالمی مجلس سرگودھا، مولانا عبدالماجد حیدری منکیرہ، مولانا محمود الحسن فریدی بھکر، مولانا سیف اللہ جھوک سامٹیہ بھکر، مولانا محمد ساجد ضلعی مبلغ کے بیانات ہوئے۔ ہدیہ نعت مقبول مولانا اللہ دتہ ساقی بھکر وحافظ زبیر لغاری نے پیش کیا، مولانا محمد ساجد نے تمام معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ کانفرنس میں علاقہ بھر کے علمائے کرام مولانا قاری محمد ایوب طاہر فتح پور، قاری حبیب اللہ فتح پور، مولانا علی معاویہ چوک اعظم،

مولانا الیاس، مفتی فاروق کروڑلعل عیسن، مولانا مظاہر ۲۱۷، مولانا عامر قاری اعظم ۱۹۳ ایم ایل، مولانا بلال، مولانا محمد یوسف سرائے مہاجر، مولانا عبدالرشید، مولانا محمد سفیان، مولانا ذکاء الرحمٰن مفتی شجاع الرحمٰن، مولانا سراج خانپور، حافظ مطیع اللہ، مولانا منیر نصرت والا، مولانا نادر وسیم، ودیگر سیاسی مذہبی رہنماؤں نے شرکت کی۔ نقابت کے فرائض ضلعی مبلغ اورقاری اسماعیل فاروقی نے انجام دیئے۔ کانفرنس کے تمام انتظامات محمد زاہد فاروقی کی نگرانی میں کارکنان مجلس تحفظ ختم نبوت چک نمبر ۶۹ ایم ایل نے سرانجام دیئے۔

ختم نبوت کانفرنس جمن شاہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لیہ کے زیر اہتمام ۱۵رفروری بعد نماز ظہر جامع مسجد ومدرسہ رحمانیہ جمن شاہ میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس سے مولانا نور محمد ہزاروی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا، مولانا محمد احمد ڈیروی، مولانا عبدالمجید قاسمی، مولانا نیاز اور مولانا محمد ساجد مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بیانات ہوئے۔ ہدیہ نعت رسول مقبول ﷺ غلام حسین تونسوی وسردار اللہ نوراز سرگانی نے پیش کیا، مولانا احسان اللہ فاروقی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لیہ نے تمام معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ کانفرنس مولانا محمد حسین اور مولانا عبدالشکور کی زیر نگرانی منعقد کی گئی۔ علماء کرام اور کارکنان ختم نبوت نے بھرپور شرکت کی۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس کلورکوٹ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کلورکوٹ کے زیر اہتمام عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس،، قدیمی عیدگاہ میں ۱۶رفروری بعد نماز عشاء منعقد کی گئی۔ جس میں مولانا نور محمد ہزاروی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا، مولانا عبدالقدوس گجر ماموں کانجن، مولانا سیف اللہ بھکر، مولانا محمد ساجد مبلغ نے بیانات کئے۔ ہدیہ نعت شریف عدیل الرحمٰن اسلام آباد، قاری شہباز شیخوپورہ، رانا عثمان قصوری نے پیش کیا، مولانا محمد ساجد مبلغ بھکر نے اسٹیج کے فرائض سرانجام دیئے، کانفرنس میں علاقہ بھر کے علمائے کرام مولانا محمد یوسف امیر جے یو آئی بھکر، مفتی عامر شفیق امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جنڈانوالہ حافظ عبدالحمید ساجد ودیگر سیاسی مذہبی رہنماؤں نے شرکت کی کانفرنس مولانا رشید احمد قریشی، مولانا آصف ادریس کی نگرانی میں منعقد کی گئی۔

ختم نبوت کورس رائے ونڈ روڈ لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مانگامنڈی کے زیر اہتمام ۲۵فروری بروز ہفتہ صبح ۹ بجے سے ۶ روزہ ختم نبوت کورس مدرسہ فاطمۃ الزہراؓ للبنات مانگامنڈی رائیونڈ روڈ تالاب سرائے لاہور میں منعقد کیا گیا۔ کورس کے اسباق بالترتیب مولانا احسان اللہ، مولانا اقبال، مولانا محمد ارشد، مولانا عبدالواجد، مولانا ابوبکر صدیق،

مولانا عابدارشاد نے پڑھائے۔آخری روز طالبات کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا تعارف ومقاصد، قیادت باسعادت اور عالمی مجلس نے امت کو کیا دیا کے عنوان پر مفصل گفتگو ہوئی۔ بحمداللہ طالبات نے تمام اسباق قلم بند بھی کیے۔ طالبات نے عزم کا اظہار کیا کہ آئندہ قادیانیت اور قادیانی پروڈیکٹ سے مکمل بائیکاٹ رہے گا۔ کورس کے اختتام پر باقاعدہ سند امتیاز اور ایک عدد ماہ فروری کا رسالہ لولاک دیا گیا۔ (ابوبکرصدیق مانگامنڈی)

ختم نبوت کانفرنس نیازی اڈا بندروڈ لاہور

تحفظ ختم نبوت کانفرنس مدرسہ تحفیظ القرآن جامع مسجد مدنی نیازی اڈا بندروڈ لاہور میں میاں محمد رضوان نفیس، جناب علی رضا، قاری حبیب الرحمٰن کی صدارت اور مہتمم مدرسہ ہذا قاری عبدالسلام کی زیرنگرانی منعقد ہوئی کانفرنس میں بڑی تعداد میں فرزندان توحید اور شمع ختم نبوت کے پروانوں اور خواتین اسلام نے شرکت کی۔ کانفرنس میں مرکزی رہنما مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، سیکرٹری جنرل لاہور مولانا علیم الدین شاکر، قاری سید انوارالحسن شاہ بخاری، قاری محمد اکمل الحسن، قاری ابوبکر حیات، مولانا محمد قاسم گجر، مولانا رانا محمد عثمان قصوری، حافظ حسن افضال صدیقی، مولانا محمد عمران نقشبندی، عصمت اللہ خان نیازی، میاں محمد نادر، جناب تیمور خان نیازی، عبدالجبار بھٹی، محمد زبور خان، غلام حسنین، قاری غلام اللہ، قاری شفیق الرحمٰن، قاری عطاء الرحمٰن، قاری محمد فاروق، قاری محمد معاذ صالح، مولانا عثمان حیدر نے خطابات کیے۔ کانفرنس کے آخر میں مدرسہ میں حفظ مکمل کرنے والے طلباء کی دستار بندی جبکہ طالبات کی دوپٹہ پوشی کی گئی۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس ڈیرہ مراد جمالی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے زیراہتمام ۱۰فروری ۲۰۲۳ء کو جامع مسجد ربیع کینال کوئٹہ روڈ ڈیرہ مراد جمالی میں جمعیت علماء اسلام کے ضلعی امیر حضرت مولانا بشیر احمد جمالی اور مولانا محمد اویس صوبائی مبلغ عالمی مجلس بلوچستان کی زیرنگرانی تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں حضرت مولانا قاضی احسان احمد کراچی، حضرت مولانا محمد انوارالحق حقانی، حاجی نظام الدین لہڑی ودیگر جید علماء کرام نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں کے عقیدہ کے مطابق ختم نبوت سے مراد یہ ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ اللہ کے آخری نبی اور آخری رسول ہیں۔ اللہ رب العزت نے آپ ﷺ کو اس جہاں میں بھیج کر بعثت انبیا کا سلسلہ ختم فرمادیا ہے۔ اس موقع پر شہری ایکشن کمیٹی کے چیئرمین حاجی رحمت اللہ بنگلزئی، جمعیت علماء اسلام یونٹ مالکیہ ربیع کے امیر مولانا صفی اللہ لانگو، مولانا عبدالرشید انصاری، مولانا محمد موسیٰ مینگل، مفتی بشیر احمد جتک، مولانا عبدالحق زہری، عبدالعزیز زہری ودیگر علاقائی معتبرین ومعززین سینکڑوں کی تعداد میں موجود تھے۔

اعلان داخلہ

برائے سال

1444-45ھ

ملک کی عظیم دینی درسگاہ

جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر چنیوٹ

درس نظامی

اعدادیہ تا دورہ حدیث شریف

داخلہ کا دورانیہ　داخلہ 5 شوال المکرّم سے شروع ہوگا　15 شوال المکرّم سے باقاعدہ تعلیم کا آغاز ہوگا

خصوصیات

☆ سیرت وعقیدہ ختم نبوت کی خصوصی تعلیم

☆ اکابر علماء دیوبند کے سوانح کی تعلیم

☆ اردو، عربی کمپوزنگ کی ٹریننگ

☆ ڈیجیٹل لائبریریز کا استعمال

☆ عصری تعلیم (میٹرک، ایف اے اور بی اے) کا حسین امتزاج

☆ خطابت کی عملی مشق

☆ ماہر و تجربہ کار اساتذہ کرام کے زیر نگرانی

☆ طلباء کی دینی تربیت وتہذیب اخلاق پر خصوصی توجہ

☆ عقائد اہل سنت والجماعت کی تعلیم اوران کے رسوخ کے لیے خصوصی کاوش

سہولیات

☆ کھانے پینے اور رہائش کی مفت سہولت　☆ جدید سسٹم سے آراستہ وسیع لائبریری

☆ صاف ستھرا اور کشادہ ماحول　☆ مفت کپڑوں اور جوتوں کی فراہمی

☆ مفت علاج معالجے کی سہولت　☆ مفت درسی کتب کی فراہمی　☆ معقول ماہانہ وظیفہ

تحفیظ القرآن

حفظ وناظرہ

☆ ماہر قراء کرام

☆ بنیادی عقائد واعمال کی تعلیم

☆ تجوید وترتیل پر توجہ

☆ یومیہ سبق ومنزل کی چیکنگ

☆ منزل میں پختگی پیدا کرنے کے لیے ماہانہ جائزہ کی ترتیب

☆ پرائمری سکول کی لازمی تعلیم

زیر اہتمام : عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت ملتان پاکستان

رابطہ　دفتر انتظامیہ جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر (چنیوٹ)
0300-4304277
0300-6733670
0302-7864929

اعلان داخلہ

برائے سال 1444-45ھ

ملک کی عظیم دینی درسگاہ

جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر چنیوٹ

زیر اہتمام

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان پاکستان

ایک سالہ تخصص فی الافتاء وعقیدہ ختم نبوت

داخلہ 5 شوال المکرّم سے شروع ہوگا

15 شوال المکرّم سے باقاعدہ تعلیم کا آغاز ہوگا

خصوصیات

- عقیدہ ختم نبوت کی خصوصی تعلیم
- جدید اسلامی معیشت کی تعلیم
- تحقیقی موضوعات پر مقالہ نگاری
- مقاصد شریعت اور قواعد فقہیہ کی تعلیم
- اردو، عربی کمپوزنگ کی ٹریننگ
- جدید فن تحقیق سے آگاہی
- تمرین افتاء (100 عدد)
- فن تقابل ادیان سے آگاہی
- ڈیجیٹل لائبریریز کا استعمال
- مختلف جدید موضوعات پر ماہرین کے لیکچرز
- فن خطاطی پر خصوصی توجہ
- ماہر وتجربہ کار اساتذہ کرام

سہولیات

- رہائش اور کھانا پینا بالکل مفت
- پانچ سے دس ہزار روپے تک کی مفت کتابیں
- صاف ستھرا اور کشادہ ماحول
- ماہانہ 1500 روپے وظیفہ
- مفت علاج معالجے کی سہولت
- جدید سسٹم سے آراستہ وسیع لائبریری

نصاب

پہلی سہ ماہی

نمبر شمار	نام کتاب
1	اصول الافتاء
2	اسلام اور جدید معیشت وتجارت
3	تقابل ادیان
4	درس ختم نبوت
5	مقدمہ شامی
6	کمپیوٹر کلاس

مطالعہ

نمبر شمار	نام کتاب	
1	فتاویٰ شامیہ	ج۔۱ از کتاب الطھارۃ تا باب صفۃ الصلوٰۃ (ص79۔ص441)، ج۔۳ از کتاب النکاح تا باب تفویض الطلاق (ص1۔ص314)
2	فتاوی عثمانی	جلد اول مکمل

دوسری سہ ماہی

نمبر شمار	نام کتاب
1	بحوث فی قضایا فقھیۃ معاصرۃ
2	تقابل ادیان
3	درس ختم نبوت
4	میراث
5	الاشباہ والنظائر

مطالعہ

نمبر شمار	نام کتاب	
1	فتاویٰ شامیہ	ج۔۱ از باب صفۃ الصلوٰۃ تا کتاب الزکوٰۃ (ص411۔ج۔۲ ص256)، ج۔۳ از باب تفویض الطلاق تا کتاب العتق (ص314۔639)
2	فتاوی عثمانی	جلد دوم مکمل
3	الحیلۃ الناجزۃ	مکمل

تمرین افتاء

حل فتاویٰ	50 عدد

تیسری سہ ماہی

نمبر شمار	نام کتاب
1	تقابل ادیان
2	درس ختم نبوت
3	مناھج البحث والتحقیق

مطالعہ

نمبر شمار	نام کتاب	
1	فتاویٰ شامیہ	ج۔۲ از کتاب الزکوٰۃ تا کتاب الحج (ص256۔ص453)، ج۔۶ از کتاب الحظر والاباحۃ (مکمل) (ص336۔527)
2	فتاوی عثمانی	جلد سوم مکمل
3	فتاویٰ ختم نبوت	جلد اول مکمل

تمرین افتاء

حل فتاویٰ	50 عدد
مقالہ	کسی ایک متعین موضوع پر

نوٹ: حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب، حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی صاحب، حضرت مولانا مفتی محمد راشد مدنی صاحب مختلف اوقات میں مخصوص اسباق پڑھائیں گے۔ اسی طرح مختلف جدید موضوعات پر ماہرین کے لیکچرز بھی ہوا کریں گے۔

رابطہ دفتر انتظامیہ جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر (چنیوٹ)
0300-4304277
0300-6733670
0302-7864929

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

تعارف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

☆ حضرت امیر شریعتؒ اور خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمدؒ کے ارشادات کی روشنی میں ہر قسم کے سیاسی مناقشات سے بالاتر ہو کر تبلیغ دین خصوصاً عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کرنے والی مذہبی جماعت ہے۔ الحمدللہ!

☆ اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے مجلس کو پاکستان اور بیرون پاکستان قادیانیت کے محاذ پر کامیابی نصیب ہوئی۔

☆ آئینی طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ قانوناً قادیانیوں کو شعائر اسلام کے استعمال سے روک دیا گیا۔

☆ یورپین ممالک میں تبلیغ اسلام اور قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں کے رد میں مراکز قائم کئے گئے۔

☆ برطانیہ میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام...... چناب نگر میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد۔

☆ چناب نگر میں سالانہ ردقادیانیت کورس ...... چناب نگر میں ایک سالہ ختم نبوت تخصص کورس۔

☆ قادیانیت کے ہمہ وقت تعاقب کے لیے 40 مبلغین 30 تبلیغی مراکز اور دفاتر 8 شعبہ ہائے تعلیم القرآن۔

☆ چناب نگر شعبہ کتب...... شعبہ میٹرک، ایف اے...... ماہنامہ لولاک ملتان...... ہفت روزہ ختم نبوت کراچی۔

☆ تحفہ قادیانیت 6 جلدیں...... تحریک ختم نبوت 10 جلدیں...... محاسبہ قادیانیت 25 جلدیں

☆ اردو، انگریزی، عربی میں ردقادیانیت پر فری لٹریچر...... دیگر ردقادیانیت پر اہم کتب شائع شدہ۔

☆ انٹرنیٹ پر ماہنامہ لولاک...... ہفت روزہ ختم نبوت...... اور دیگر مجلس کی کتب دستیاب ہیں۔

تعاون کی اپیل

عقیدہ ختم نبوت
کی سربلندی
ناموس رسالت کے تحفظ
اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی
کے لیے

عطیات، صدقات اور زکوٰۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
کو دیجئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان

حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 061-4783486

اکاؤنٹ نمبرز

مسلم کمرشل بینک ملتان 1127-01010015785

یوبی ایل حرم گیٹ برانچ ملتان 0038-01034640

اپیل کنندگان

حافظ پیر طریقت رہبر شریعت حضرۃ مولانا محمد ناصر الدین خان خاکوانی ولی کامل صاحب مدظلہ، نقشبندی مجددی، امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

صاحبزادہ پیر طریقت مخدوم العلماء ولی ابن ولی حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد صاحب حفظہ اللہ، نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

استاذ العلماء جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا سید سلیمان یوسف بنوری صاحب حفظہ اللہ، نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری صاحب مدظلہ العالی، مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

علاقائی مراکز کے فون نمبرز

اسلام آباد 0334-5082180	راولپنڈی 0304-7520844	سیالکوٹ 0300-7442857	گوجرانوالہ 0302-5152137	لاہور 0300-4304277 0300-4981840	سرگودہا 0301-6361561	چناب نگر 0301-7972785 0301-6395200	جھنگ 0303-2453878	خانیوال 0301-7819466	چیچہ وطنی 0300-7832358	بہاولنگر 0333-6309355
بہاولپور 0300-6851586	میرپورخاص 0334-3463200	رحیم یارخان 0301-7659790	سکھر 0302-3623805	اوکاڑہ قصور 0300-6950984	فیصل آباد 0301-7224794	حیدرآباد 0300-8775697	شیخوپورہ 0300-5598612	کوئٹہ 2841995 0331-3064596	گجرات 0300-8032577	کراچی 32780337

قیمت فی شمارہ -/25 روپے
قیمت سالانہ -/300 روپے